إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ
بے شک اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا

حضور اکرم نور مجسم سرور کائنات فخرِ موجودات، امام الرسل مختار کل سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے تصرفات و اختیاراتِ کلیہ
پر ایک جامع کتاب

اختیاراتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

IKHTIYARAT-E-MUSTAFA
Alaihit Tahiyyatu Was Sana

شہزادۂ سرکار محبوب اللہ قدس سرہٗ

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید شاہ محمود صفی اللہ حسینی قادری
(المعروف وقار پاشاہ مدظلہ العالی)

مرتب
حضرت مولانا محمد فاروق پاشاہ قادری
عالم جامعہ نظامیہ

حسب فرمائش
جناب محمد عفان قادری
جنرل سکریٹری مہر آرگنائزیشن

اعیان پبلیکیشن
614-8-22 نزد سٹی سیول کورٹ، چھتہ بازار حیدرآباد

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

بے شک اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا

IKHTIYARAT-E-MUSTAFA

Alaihit Tahiyyatu Was Sana

شہزادہ سرکار محبوب اللہ قدس سرہٗ

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید شاہ محمود صفی اللہ حسینی قادری

(المعروف وقار پاشاہ مدظلہٗ العالی)

مرتب

حضرت مولانا محمد فاروق پاشاہ

عالم جامعہ نظامیہ

منتظم اشاعت

جناب محمد عفان قادری

جنرل سکریٹری مہر آرگنائزیشن

اعیان پبلیکیشن

22-8-614 نزد سٹی سیول کورٹ، چھتہ بازار حیدرآباد

نام کتاب: **اختیاراتِ مصطفی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف: شہزادۂ حضرت خواجہ محبوب اللہ قدس اللہ سرہٗ، آفتابِ خطابت حضرت مولانا
ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی (المعروف وقار پاشاہ مدظلہ العالی)

ترتیب: حافظ وقاری مولانا **محمد فاروق پاشاہ قادری**

نظر ثانی: محمد ساجد حسین قادری عفی عنہ، کامل الحدیث والفقہ جامعہ نظامیہ، بانی وناظم جامعہ انوار الحق،

تعداد اشاعت: باراوّل **3000**

سن اشاعت: ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ ستمبر 2014ء

طباعت: اعیان پرنٹرس،
چھتہ بازار، حیدرآباد۔ **9700548614**

ناشر: مہر آرگنائزیشن
22-8-614 نزد سٹی سیول کورٹ چھتہ بازار حیدرآباد
9700548614
email:meharorganisation@gmail.com

کتاب ملنے کا پتہ:

(1) دفتر مہر آرگنائزیشن، متصل چھتہ کمان چھتہ بازار، حیدرآباد۔ (500 002) الہند

(2) مسجد حضرت یحییٰ پاشاہ قدس اللہ سرہٗ، قاضی پورہ۔ حیدرآباد۔ الہند (500 002)

شرف انتساب

میں اپنی اِس کاوش کو حضور اکرم سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمدِ مختار روحنا فداہٗ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفا شعار، اطاعت گزار زوجۂ محترمہ اُم المؤمنین، حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پیکر حلم وحیاء، عفت کیش، محبوبۂ محبوب ربُ العالمین، اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جمیع ازواجِ مطہرات کی خدمات بابرکات میں اور اُن کے اسمائے گرامی کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

تمام قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ مرحومہ مہر النساء صاحبہ (جو ناشر کی والدہ ماجدہ ہوتی ہیں) کے حق میں دعا کریں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اُنکی مغفرت فرمائے، اُن کی قبر پر رحمت ونور کی برسات نازل فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

قارئین کرام سے خواہش ہے کہ اگر اس ترتیب میں کہیں کوئی خامی یا غلطی رہ گئی ہو تو ازراہِ کرم اطلاع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہوسکے۔

ادارہ ''مہر آرگنائزیشن۔ حیدر آباد'' ان تمام مخلصین، معاونین اور شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ انہیں دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

''ایں دعا از من واز جملہ جہان آمین باد''

دعاؤں کا طلبگار:

محمد عفان قادری

ابن

الحاج محمد علی قادری المعروف اقبال بھائی

تقریظ

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبه الکریم. امابعد.

یوں تو ہر مسلمان کے دل میں عظمت رسول جلوہ گر ہے لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ جس دل میں عظمت رسول نہیں وہ مومن ہی نہیں ہے اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہ ہوگا کہ کوئی بندہ حُبِّ رسول کا چراغ اپنے دل میں روشن کیے بغیر وہ اپنے آپ کو مؤمن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔اس نے حلاوت ایمان کا ذائقہ چکا ہی نہیں ہے چاہے وہ کتنا ہی عابد وزاہد ومتقی کیوں نہ ہو۔

عبادت پر کیا تکیہ نہ دیکھا فضل مولا کا　　ارے نادان تو نے عمر کیا اپنی گنوائی ہے

کا مصداق ہے۔

غلامِ سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ اپنی زندگی کے کسی بھی پہلو میں جب پریشان ہوتا ہے تو اس کو میرے سرکار رحمة للعلمین اپنی شفقت کاملہ سے اپنے سایہءرحمت میں چھپا لیتے ہیں اور معلم خفی وجلی اپنے غلام کو آواز دیتے ہیں "اللہ معطی انا قاسم" اور خداوند قدوس فرماتا ہے وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا : تاکہ سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کا غلام کبھی حیران و پریشان نہ ہونے پائے۔

برادر عزیز ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ قادری صاحب (اللہ پاک ان کے علم کو اور پھیلائے اور لوگ ان سے مستفید ہوتے رہیں) نے زیرِ نظر کتاب مختصراً اور جامع انداز میں تحریر کی ہے جو ہر طبقہ کے طالب علم کیلئے فائدہ مند ہے۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔

وما توفیقی الا باللہ

احقر العباد

(حضرت علامہ) سید محمد صدیق حسینی قادری

سجادہ نشین بارگاہِ خواجہ محبوب اللہ قدس سرہٗ

قاضی پورہ، حیدرآباد

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَشَفِيْعَنَا وَشِفَاءَ صُدُوْرِنَا وَقُرَّتَنَا وَقُرَّةَ عُيُوْنِنَا وَمَاوٰنَا وَمَلْجَانَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ.

اختیارات مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے صفحات پیش نظر ہیں مصنفِ کتاب برادر عزیز القدر مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی المعروف وقار باشاہ سلمہ الباری کی خواہش ہے کہ اس کتاب کے بارے میں کچھ لکھوں ان سطور کو وہ تقریظ کے نام سے اس میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں کتاب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں میں چاہتا ہوں کہ مؤلف کتاب وقار پاشاہ سلمہ الباری کے متعلق بھی کچھ بیان کروں تا کہ انکی علمی قابلیت اور صلاحیت کا بیان کتاب کی عظمت اور ضرورت کو اجاگر کرے اور قاری کو پڑھنے پر زیادہ مائل کرے۔

مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ سلمہ الباری میرے سگے چچازاد بھائی ہیں ان کا اور ہمارا ایک ہی خاندان ہے والد بزرگوار اور چچا حضرات جدامجد کے والد وجد سبھی علم وعمل کے روشن ستارے رہے ہیں بحمد اللہ اس طرح ہمیں موروثی علمی ماحول ملا ہے۔ وقار پاشاہ مجھ سے عمر میں کافی چھوٹے ہیں۔ اسکے باوجود میں انہیں مولانا لکھ رہا ہوں۔ بعض ذہنوں میں یہ خیال جوش کھا رہا ہوگا کہ ادھر مولانا لکھا جارہا ہے اُدھر عمر میں کافی چھوٹے بھی بتایا جارہا ہے یہ کیا معمہ ہے؟ سنئے میں بھی جامعہ نظامیہ میں پڑھا ہوں الحمد للہ مجھے بھی جامعہ نظامیہ کے جید علماء کی صحبت نصیب ہوئی ہے اِدھر ہمارے خاندانی علم کے پیکر بزرگ حضرات کی علمی صحبت ملی جن میں قابل ذکر جدامجد حضرت سیدی یحیٰی باشاہ سرکار چچا حضرات قدس اللہ اسرارھم حضرت شیخ الاسلام مولانا سید بادشاہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نقیب الاسلام حضرت مولانا کامل شطاری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی صدارت العالیہ حضرت مولانا میر اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ مگر وقار پاشاہ کی بات کچھ اور ہے ہمارے ساتھ زندگی کی ہماہمی روزگار کی جھنجھٹ ہمیشہ کی دینی علم سے

دوری نے ہمارے ذہن کو وقار پاشاہ کے ذہن کی طرح کمپیوٹر صفت بنا نہ سکا۔ بہت سی باتیں ذہن میں ہیں مگر کونسی بات کس کتاب میں پڑھی گئی وہ یاد نہیں۔ اللہ پاک انکی صلاحیتوں کو اُجاگر کر کے اُنکی عزت بڑھانا چاہتا ہے میں اگر انہیں مولانا لکھ کر یا کہہ کر منشاء و مولا کی تکمیل کروں تو یہ بری بات کیسے ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ اور کسی کو کچھ صلاحیتیں دے دیتے ہیں یہ ان کا کرم ہے جو کمپیوٹر صفت دماغ وہ ہمارے ایک بھائی کو تو ملا۔ اللہ پاک انکی ذہنی صلاحیتوں کو اور اُجاگر کرے۔ یہ کتاب انکے کمپیوٹر صفت دماغ سے نکلا ہوا ایک چھوٹا سا گوشہ ہے۔

ایک اور حقیقت کو بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ پاک بعض مرتبہ اپنے محبوبین کے دلوں پر ہونے والی باتیں بہت پہلے القا کر دیتے ہیں۔ کبھی انہیں کشف میں یا خوابوں میں پیشگی اس علم سے واقف کر دیتے ہیں۔ وقار پاشاہ کم عمر تھے میرے والد بزرگوار نے انہیں تقاریر لکھ کر دینا شروع کیا۔ وہ ان تقاریر کو زبانی یاد کر کے زور شور سے تقریر کیا کرتے تھے۔ اس طرح ان کے ذہنی کمپیوٹر میں بزرگوں کے علمی صلاحیتیں فیڈ ہونے لگیں۔ ۱۶۔۱۷ سال کے ہوئے تو بڑے بڑوں کو اپنی تقریر سے متاثر کرنے لگے۔ اور ذرا بڑے ہوئے تو انکے ایک اور برادر بزرگ مرحوم مولانا سید شاہ بیکس نواز شارق رحمتہ اللہ علیہ جو جدہ میں رہا کرتے تھے انکے لئے جدہ سے علمی ذخائر کے کتب روانہ کرنا شروع کر دیئے۔ مطالعہ بڑھتا گیا۔ یم فل کا مقالہ عربی میں لکھا پھر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تقریری جادو سے دلوں کو لوٹنے لگے۔

کتاب سے متعلق: چھوٹے چھوٹے کتابچوں کو چھوڑ کر یہ وقار پاشاہ کی پہلی تصنیف ہے۔ یہ بھی اگر چہ کہ ضخامت کے لحاظ کرتے ہوئے چھوٹی کتاب ہے۔ مضمون کے لحاظ کرتے ہوئے بہت اچھا کیا ہے کہ انہوں نے کہ پہلا عنوان اختیارات آقائے دو جہاں پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ دین کی بنیادی بات ہے۔ جب کسی کو اختیارات زیادہ دئے جاتے ہیں تو دینے والے کی عنایات اور چاہت کی زیادتی کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب دینے والا پروردگار ہو تو بندوں کی محبت بھی اختیارات حاصل کرنے والے کی طرف بڑھ جاتی ہے اور یہ ایمان کی جان ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے **لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَنْ اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ متفق علیه**

بننے سے روکتا رہتا ہے۔ انبیاء انسانوں کی ہدایت کیلئے آئے انکی بات کو شیطان نے سننے نہ دیا پروردگار نے انہیں معجزے عطا کئے مگر شیطان حیلے حوالوں میں الجھا کر متبعین کو انبیاء سے روکتا ہی رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے آقا سرور عالم سردار الانبیاء کی شان شریعت میں تشریف فرمائی ہوئی انہیں اختیارات کاملہ دیکر بھیجا گیا مگر شیطان ان اختیارات کو بھی ضدی بندوں کی کٹ حجتی کیلئے معجزہ کی شکل تھی کہہ کر بندوں کو اختیاراتِ مصطفیٰ کی طرف زیادہ دھیان نہ دینے کو اُکسا رہا ہے یہ کہہ رہا ہے کہ مختار کل پروردگار ہیں حضور کو پروردگار کی مماثل کرنے کوشش نہ کرو یہ شرک ہے یہ کہہ کر حضور کی عظمت و محبت کو دلوں میں پیدا ہونے سے روک رہا ہے۔ پروردگار تو شق القمر کا معجزہ اور ڈوبے سورج کو پلٹانے کا معجزہ دیکر یہ بتا رہا ہے کہ میں اپنے محبوب کو آسمانوں پر بھی اختیارات عطا کیا ہوں، معراج میں جب اپنی قربت میں بلایا تو اس کرم کو راز میں بھی رکھ سکتا تھا، مگر اس کا اعلان کر کے یہ بشارت بھی دی گئی کہ جو اسکی تصدیق کریں گے پل صراط پر فرشتے اُن کیلئے اپنے پر بچھائیں گے۔ حضور کی عظمت سے انکار کرنے والو تم کیا ہو اور آقا کیا ہیں۔ سوکھی بکری کا دودھ دوہنا۔ کنکریوں کا کلمہ پڑھنا۔ ہجرت کے وقت مکڑی کا جالا تاننا وغیرہ وغیرہ بے حساب واقعات حضور کے منشاء کی تکمیل اور آپ کے اختیارات کی بطور دلیل معتبر کتابوں اور احادیث کی مستند کتابوں میں موجود ہیں۔ پڑھو اور اپنے آقا اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمۡ کی عظمت و محبت کو اپنے دل میں جگاؤ یہی ایمان ہے۔

اختیارات مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمۡ سے متعلق مستند احادیث کو وقار پاشاہ نے اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اپنی طرف سے مختصر تشریح کی ہے تاکہ کتاب طویل ہونے نہ پائے۔ یہ کتاب ایک Reference Book ہے۔ اُن کے لئے جو ہر چیز میں حوالے کے طلبگار ہوتے ہیں احادیث کی معتبر کتابوں کے حوالے اس میں دیدئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اِن کے لئے بھی Reference Book ہے جو مقرر ہیں عظمت رسول کے بیانات کیا کرتے ہیں۔ Topic کے لحاظ سے انہیں احادیث اور اُن کے حوالے آسانی سے دستیاب ہو جائیں گے۔

میں وقار پاشاہ سے خواہش کروں گا کہ جب قلم ہاتھ میں آگیا ہے تو اسے یونہی خشک ہونے نہ دیں بلکہ اپنے کمپیوٹر صفت دماغ میں جتنا مواد ہے مختلف مضامین کی شکل میں پیش کرتے جائیں۔

وما توفیقی الا باللہ

احقر العباد

(حضرت مولانا) ڈاکٹر شہنشاہ قادری صاحب

الرقوم ۱۱ر رمضان ۱۴۳۵ھ

م ۱۰ر۱۔ جولائی۔ جمعرات۔ ۲۰۱۴

تقریظ دُرَر

2014ء

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔

"شرح عقود رسم المفتی" علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے جو قریباً ہر دینی مدرسہ میں داخل نصاب ہے اور فتویٰ نویسی کے اصول وآداب اور حدود وشرائط پر سند کا درجہ رکھتی ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں فتویٰ نویسی کے موضوع پر علمائے سابقین کی آراء جمع فرمائی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فتویٰ دینے کی اہلیت محض کتابوں کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ منصب افتاء پر فائز ہونے کیلئے کسی ماہر استاد صحیح العقیدہ عالم اور صاحب افتاء کی خدمت میں رہ کر فتویٰ نویسی کی باقاعدہ مشق ضروری ہے۔ بعض نادان محض کتابوں پر بھروسہ کر کے اپنی ناقص عقل اور ناقص مطالعہ پر اعتماد کر لیتے ہیں اور خود کو دینی مسائل میں رائے زنی کا اہل سمجھنے لگتے ہیں۔ عموماً یہیں سے گمراہی کی ابتداء ہوتی ہے۔ ایسے لوگ نہ صرف خود گمراہ ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کی گمراہی کا سبب بھی بن جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا

(ابن ماجہ:۔1:2) جب کوئی عالم باقی نہ رہے تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیتے ہیں اور پھر ان سے پوچھا جاتا ہے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

اور یہ صورتحال جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم واختیارات کے باب میں پیدا ہوتی ہے تو ایمان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایسے نابکار مسلمان چند کتابیں پڑھ کر ایسے عظیم المرتبت رسول کے اختیارات پر سوال اٹھاتے ہیں جن کی شان **الرسول علی قدر المرسل** ہے۔ ایسے نبی کے علم کی حد بندی کی جاتی ہے جن کی شان **وعلمک مالم تکن تعلم** ہے حالانکہ محدثین وعلماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی حقیقت کا کما حقہ ادراک مخلوق کی دسترس میں ہی نہیں ہے۔ چنانچہ **المواھب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ** میں امام ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَمَنْ وَّصَفَہٗ فَاِنَّمَا وَصَفَہٗ عَلٰی

سَبِیْلِ التَّمثِیْلِ وَاِلّافَلا یَعْلَمُ حَقِیْقَۃَ وَصْفِہٖ اِلَّا خَالِقُہ ٗ۔ترجمہ:حضورا کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کا وصف تو یہ ہے کہ آپ کے تمام اوصاف محض تمثیلاً بیان ہوئے ہیں وگرنہ آپ کے اوصاف کی حقیقت آپ کے خالق کے سوا کوئی
نہیں جانتا۔امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شعر

و کیف یدرک فی الدنیا حقیقۃ قوم نیام تسلوا عنہ بالحلم

فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد فیعرب عنہ ناطق بِفَمِ

دنیا میں حضورا کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کی حقیقت کا ادراک اس قوم سے کیسے ممکن ہے جو خواب غفلت میں مبتلا ہے اور تسلی کی نیند سورہی ہے۔رسول اللہ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے جبکہ کوئی کہنے والا اپنے منہ سے کچھ ظاہر کرے (تو ایک حد تک ہی بیان کرسکتا ہے)۔جب آ پکی حقیقت کا ادراک ہی فہم انسانی سے ماوراء ہے تو آ پکے ظاہری وباطنی اختیارات وکمالات کا اندازہ کیسے ممکن ہوگا۔زیر نظر کتاب ''اختیارات مصطفٰے'' میں' جس کا تاریخی نام راقم الحروف نے ''اختیارات نبی الحرمین'' (2014) تجویز کیا ہے' حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی المعروف وقار پاشاہ مدظلہ نے اسی موضوع پر آیات قرآنیہ واحادیث شریفہ جمع کی ہیں جن سے ثابت ہوجاتا ہے کہ اختیارات رسول پر شک کرنے والے دراصل زبانِ حال سے اپنی جہالت وضلالت کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ رسول کریم ہیں جن کو خالقِ ارض وسمانے تمام تر تشریعی واخروی اختیارات عطا فرمادیئے ہیں۔چنانچہ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کان الحق تعالیٰ جعل لہٗ ان یشرع من قبل نفسہ ماشاء حق تعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ اپنی طرف سے جو چاہیں شریعت مقرر کریں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ ''احکام مفوض بود بوے صلی اللہ علیہ وسلم'' (احکام جاری کرنے کا کام حضورا کرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کو تفویض کیا گیا تھا) آپ جس کیلئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کیلئے جو چاہیں حرام قراردیں۔مسلمانوں کو تو فقط ما اتاکم الرسول

فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھو'' کا حکم ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں آپ ایسی کئی روایتیں پڑھیں گے جن سے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو عطا کردہ اختیارات پر روشنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی منکر ہو بیٹھے تو اب یہ اسکی شقاوت قلبی ہوگی۔ منجملہ انکے میں بطور خاص اس حدیث کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو سنن ابی داوٗد، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی، مسلم اور مشکوٰۃ باب السجود وفضلہ میں مذکور ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ عنہٗ کو" سل فأعطیک" فرما کر یہ واضح کر دیا کہ کسی کو بھی جنت بلکہ جنت میں اپنی رفاقت کا سرفراز کر دینا میرے اختیار میں ہے۔ اتنی واضح اور ناقابل تردید روایت کے باوجود بعض کوتاہ فہم اور حرارت ایمانی سے محروم لوگ اس مغالطہ کا شکار ہو جاتے ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے یہاں کثرت سجود کی شرط عائد کر دی ہے حالانکہ حدیث کے الفاظ میں کلمہ شرطیہ کہیں بھی نہیں ہے۔ ویسے بھی مطالبہ بعد میں ہے اور پیشکش پہلے ہے جو کہ غیر مشروط وعدہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

افسوس کہ بعض مسلم نما مرتدین نے وسوسہ شیطانی کو الہام ربانی سمجھ لیا اور تنقیص شان مصطفٰے کو تقاضائے توحید اسلامی گردانا اور حد سے نکل گئے۔ حضرت مصنف محترم نے ایسے جہلاء کو آئینہ دکھانے کیلئے یہ کتاب مرتب کی ہے تا کہ اہل ایمان اپنی دولت ایمانی کو ان رہزنوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ یقیناً اس سعی جمیل کیلئے حضرت وقار پاشاہ مدظلہٗ مبارکبادی کے مستحق ہیں جنھوں نے مختصر کتاب کی شکل میں ایک انمول خزانہ جمع کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو افادہ عام کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس

احقر العباد

(مولانا ڈاکٹر) سید غوث علی سعید احمد حنبلی

(مدظلہٗ العالی)

المرقوم

۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

مطابق ۱۴؍جولائی ۲۰۱۴ء بروز دوشنبہ

:۔ کلمات تمہید :۔

الحمدللہ رب العلمین ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ○ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ طَیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ○

ساری حمد وثناء اُس خلاق دوعالم کیلئے جس نے کائنات کی تخلیق فرمائی کروڑہا درود وسلام ہو اُس وجہ تخلیقِ دوعالم پر جس کے جلوؤں سے کائنات کو خلاق دوعالم نے رونق وتابندگی عطا کی اوراس کو اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا اور ساری نعمتیں خواہ دنیوی ہوں کہ اخروی تقسیم کیلئے اس کے ان مبارک ہاتھوں میں دیدی جسکو رب نے بیعت رضوان کے موقع پر اپنے ہاتھوں سے تعبیر فرمایا اور ہجرت کی رات جنکے کنکریاں پھینکنے کے عمل کو اپنی طرف منسوب کیا اور جسکی عطا کو اپنی عطا قرار دیا اور جسکے حکم کو اپنا حکم گردانا۔ چنانچہ سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا:۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبیث ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم○

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کا نام لکھا پاتے ہیں اپنے پاس توراۃ وانجیل میں وہ انھیں حکم دے گا بھلائی کا اور روکے گا برائی سے اوران کے لئے حلال کرے گا پاک چیزوں کو اور حرام کرے گا ان پر گندی چیزیں اور اتارے گا ان سے ان کا بھاری بوجھ اور تکلیفوں کے بھاری طوق جو اُن پر تھے:۔

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اختیار دیا کہ وہ حلال کا حکم جاری فرمائیں اورامت پر نبی کی طاعت فرض ہے ابن ماجہ کی ایک حدیث میں اسکا اسطرح ذکر ملتا ہے۔ حضور نے فرمایا آلا اِنِّی اُوتِیتُ القران ومثلہ معہ الاان یوشک رجل شعبان علی اریکتہ یقول علیکم بھٰذالقران فما وجدتم فیہ من حلال فاَحِلُّوہُ وما وجدتم فِیہِ من حرام فحرِّمُوہ وان ما

حرم رسول الله کما حرم الله.

ترجمہ:۔خبردار مجھے قرآن اور اسکے ساتھ اس کے مثل (احادیث) دی گئیں ایسا نہ ہو کہ کوئی پیٹ بھرا تکیہ پر ٹیک لگا کے بیٹھے ہوئے یہ کہدے کہ حلال وہی ہے جو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے۔قرآن میں حق یہ ہیکہ جو رسول نے حرام کیا وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے کیا۔

حضور کے سواء کسی کو بھی حلال اور حرام کا حکم لگانے کا اختیار نہیں دیا گیا چنانچہ قرآن کریم ارشاد فرمایا ہے۔ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلا ل وھذا حرام. یعنی اپنی زبان سے کسی کو یہ حلال ہے وہ حرام ہے نہ کہو۔

لیکن اللہ نے صرف اپنے حبیب کو ایسے اختیارات سے نوازا۔چنانچہ سورۂ حشر میں فرمایا:۔ وَمَـا اٰتکم الرسول ُفخذوہ وَمَانَھٰکُم عنہ فانتھوا.

ترجمہ:۔اور تمہیں رسول جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔

اس آیت کے تناظر میں ان اختیارات کو دیکھو۔

(1) وہ چاہیں تو حج کے موقع پر دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کریں۔

(2) وہ چاہیں تو ایک شخص (حضرت خزیمہ) کی گواہی کو دو کی گواہی کے برابر کردیں۔

(3) وہ چاہیں تو حضرتِ سراقہ رضی اللہ عنہٗ کیلئے سونا حلال کردیں (جبکہ مرد کیلئے اسلام میں سونا حرام ہے)

(4) وہ چاہیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہٗ کے لئے ریشم جائز کردیں

(5) وہ چاہیں تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو خاوند کی وفات پر تین دن کے بعد نکاح کی اجازت دیدیں

(6) وہ چاہیں تو صحابی کی حالت روزہ میں ہوئی خطا پر کفارہ معاف فرمائیں۔

(7) وہ چاہیں تو مولا علی مشکل کشاء کو حالت جنابت میں مسجد میں آنے جانے کی اجازت دیں۔

(8) وہ چاہیں تو صحابی کو چھ ماہ کا بکری کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت دیں۔

(9) وہ چاہیں تو ایک صحابی کو صرف دو نمازیں پڑھنے کا اذن دیں۔

بہر حال ایسے بہت سے اختیارات آپ کے ہاتھ میں ہیں اب جسکو نبی اپنی طرح مجبور نظر آئے تو اسے چاہئے کہ کوئی اور شریعت وضع کرلے کہ یہ شریعت تو نبی کے اختیارات کا دستاویز ہے۔

شعر

مالک کیا خدا نے اسے دو جہان کا ایسا کوئی رسول بھی ہے عز و شان کا

(حضرت خلق رحمتہ اللہ علیہ)

فی زمانہ عقائد میں بگاڑ کی وجہ سے مسلمان اپنے نبی مختار کے اختیارات کے منکر ہوتے جارہے ہیں۔ کہیں وسیلہ کا انکار ہے تو کہیں استعانت مَعرضِ بحث میں ہے۔ کہیں علم غیب پر اعتراض ہے تو کہیں حیات النبی پر منہ شگافی ہے۔ اَلعیاذ باللہ ایسے میں محبِ من حافظ مولانا فاروق پاشاہ قادری سلمہ الباری زاد اللہ علمہ کی فرمائش اور کتاب کی تدوین میں اعانت کے سبب یہ کتاب الحمد للہ بہت قلیل مدت کی کاوش سے تالیف ہوسکی اور اس کی طباعت کا بیڑا مجاہدِ سنّیت محبی محمد عفان قادری صاحب نے اپنے کندھوں پر اُٹھایا اور ان کی سعی جمیل سے یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوسکی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آقا علیہ السلام کی اُن پر عنایات ہوں اُن کے سواء جو کوئی حضرات نے اسکی طباعت میں اعانت محنت کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت کی بارش فرمائے اور ان کو بھی شریک اجر بنادے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ

یکے از سگان پنجتن رضی اللہ عنہم

ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ قادری عُفی عنہٗ

صفحہ نمبر	عنوانات	سلسلہ نمبر
	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اختیار قرآن سے	(۱)
1	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی سے قبلہ بدل گیا	(1)
1	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کنکریاں مارنے کے عمل کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا	(2)
2	بیعتِ رضوان میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور سے بیعت کو اللہ نے اپنی بیعت فرمایا اور فرمایا اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے	(3)
	دیدارِ الٰہی	(۲)
3	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا اعجاز	(4)
	آسمانی اختیارات	(۳)
4	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ڈوبے سورج کو پلٹایا	(5)
5	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کے دو ٹکڑے کئے	(6)
6	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا پر قحط میں بارش	(7)
	روز محشر اور جنت میں اختیارات	(۴)
9	محشر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم انبیاء سے خطاب فرمائیں گے	(8)
10	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمام امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے	(9)
16	جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو اُسکو جہنم سے نکال لائیں گے	(10)
22	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائی	(11)
23	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کو ستر ہزار جنتیوں کے گروہ میں شامل فرمایا	(12)

(۱۱) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے زمین پر اختیارات

(۱۲) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو اپنی حیات پر اختیار

(1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مرضی سے قبلہ بدل گیا

(سورۃ البقرہ. آیت نمبر:144)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اِسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں۔ پس آپ اپنا رُخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

(Aai Habeeb!) (s.w.s) ham baar baar aap ke ruq e anwar ka aasman ki taraf palatna dekh rahe hain. so ham zaroor bil zaroor aap ko isi qible ki taraf phair dein ge. Jis par aap raazi hain. Pas aap apna ruq abhi masjid e haram ki taraf phair lijiye. (Al-Quran : Sura Al Baqara-Ayat-144) 1

1۔ اس آیت مبارکہ میں حالت نماز میں تبدیلی قبلہ کا جو حکم آیا اس کا ذکر فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کے بجائے کعبۃ اللہ شریف (مسجد حرام) قبلہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف چہرۂ مبارک اُٹھایا اور اُدھر اللہ تعالیٰ نے قبلہ کی تبدیلی کا حکم دیا کہ ہم آپ کی مرضی کے مطابق قبلہ بدل دیتے ہیں۔

شعر

جدھر ذرا بھی ہوا اک اشارہ اُسی کا ہو جائے پار بیڑا
نگاہِ چشمِ کرم خدا کی تمہاری صورت کو تک رہی ہے

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کنکریاں مارنے کے عمل کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ

(سورۃ الانفال. آیت نمبر:17)

(اے حبیبِ محتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے۔ وہ آپ نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے۔

(Aai Habeeb Muhtashim!) jab aap ne (un par sangreze) mare the (wo) aap ne nahi mare the balke (wo to) Allah ne mare the. (Al Quran: Sura Anfal- Ayat-17) 2

2۔ آیت مذکورہ میں ہجرت کی رات کا وہ واقعہ مذکور ہے جب کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانۂ اقدس کو گھیر لیا اور گھر کے راستہ میں ہتھیار لئے کھڑے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے لئے نکلتے نکلتے اُن کی طرف کنکریاں پھینکیں اور وہ سارے اندھے ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے کنکریاں پھینکنے کو اپنا عمل قرار دیا اور فرمایا ''آپ نے کنکریاں نہیں پھینکیں جب آپ نے پھینکیں بلکہ اللہ نے کنکریاں پھینکیں''۔

(3) بیعتِ رضوان میں صحابہ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کو اللہ نے اپنی بیعت فرمایا اور فرمایا اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ

(سورۃ الفتح. آیت نمبر:10)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔

(Aai Habeeb!) Beshak jo log aap se bait karte hain wo Allah hi se bait karte hain, in ke hathon par (Aap ke hath ki surat me) Allah ka hath hai. (Al-Quran: Sura Al Fatah-Ayat-10) 3

3۔ بیعت رضوان میں جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ سے بیعت لی اور صحابہ نے حضور کے مبارک ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اور اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ گویا اللہ نے اپنے محبوب کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا۔

(4) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا اعجاز

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ. الترمذی (٣٢٨٢)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ اَىِّ شَىْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ نُوْرًا. سابقہ (٤٤٢)

کتاب الایمان. باب: فِىْ قَوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ وَفِىْ قَوْلِهٖ رَاَيْتُ نُوْرًا

(صحیح مسلم شریف۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔ 443-442)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (خالق) نور ہے اور میں نے اس کو جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا موقع ملا ہوتا تو میں حضور سے ایک چیز ضرور پوچھتا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا پوچھتے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابوذر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے یہ پوچھا تھا آپ نے فرمایا: میں نے (خالق) کے نور کو دیکھا ہے۔

Hazrath Abu Huraira Rz bayan karte hain ke main ne Rasool Allah (s.w.s) se pucha kya aap ne apne rab ko dekha hai? farmaya Allah tala (khaliq) noor hai. aur mai ne is ko jahan se bhi dekha woh noor hi noor hai.

Abdullah Bin Shaqiq kehte hain ke main ne hazrath Abu zar Gaffari Rz se kaha agar mujhe Rasool Allah (s.w.s) ki ziyarat ka mauqa mila hota to mai huzoor se Aek cheez zaroor puchta. hazrath Abu Zar ne farmaya kya puchte? Abdullah ne kaha mai ye puchta ke kya aap ne apne rab ko dekha hai? Hazrath Abu Zar ne kaha ke mai ne Rasool Allah (s.w.s) se ye pucha tha aap ne farmaya: mai ne (khaliq) ke noor ko dekha hai. 4

4۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کو اپنا دیدار کرایا اور یہ ایک ہی ہستی ایسی ہے جسکو تابِ دید عطا بھی کی حضرت موسیٰ کلیم اللہ پہاڑ پر ہوئے ایک تجلّی کی تاب نہ لا سکے مگر حبیب اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔

(5) حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ڈوبے سورج کو لوٹایا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوحَى إِلَيْهِ وَ رَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ؓ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

(الطبرانی فی المعجم الکبیر۔حدیث نمبر:۔390)

"حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا"۔

"Hazrath Asma Bint-e- Umais Rz se marwi hai huzoor nabi-e-akram (s.w.s) par wahi nazil ho rahi thi. aur aap (s.w.s) ka sar aqdus hazrath Ali Rz ki goud me tha. wo Asar ki namaz na padh sake yahan tak ke suraj guroob ho gaya. Huzoor nabi-e- akram (s.w.s) ne dua ki: Aai Allah! Ali teri aur tere rasool ki itaat me tha. is par suraj wapas lauta de. Hazrath Asma bint-e- Umais farmati hain: **mai ne ise guroob hute hue bhi dekha aur ye bhi dekha ke wo guroob hone ke baad dubara tulu ho gaya**". 5

5۔ اوپر نقل کی گئی حدیث میں صراحۃ، موجود ھیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا نہیں کی تھی اور وجہ یہ تھی کہ حضور کا سرِ اقدس ان کی گود میں تھا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پر حضور کی اطاعت کو ترجیح دی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے جدا نہیں ہے۔ اور حضور نے دعا میں بھی یہی الفاظ ادا کیئے کہ اے اللہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اسی باعث ڈوبا سورج لوٹایا گیا۔

(6) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے چاند کے دو ٹکڑے کیئے

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔

کتاب الانبیآء: باب: سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ اَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم. ایٰۃً فَاَرَاهُمُ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرُ

(صحیح بخاری شریف۔ حصہ دوّم۔ حدیث نمبر:۔838)

مشرکین نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم سے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے مبارک عہد میں ہوا، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا

Mushrikeen ne nabi kareem (s.w.s) se maujiza ka mutaliba kiya to aap ne chand ke do tukde kar dikhaye. Hazrat Abdullah Bin Masood Rz farmate hain ke chand ke shaq hone ka waqia Rasool Allah ke mubarak ahad me hua. yaane do tukde ho gaye to nabi kareem (s.w.s) ne farmaya ke is par gawah rehna. 6

-6۔ اس حدیث کے متعلق تفصیل اسطرح ہے کہ ابو جہل نے اپنے ایک دوست حبیب جو یمن میں رہتے تھے ان کو لکھ بھیجا کہ کہ فوری مکہ چلے آؤ کہ یہاں محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے اپنے سحر سے اہل مکہ کو گرویدہ کرلیا ہے اور اسکی وجہ سے ہمارا قدیم مذہب سمٹتا جارہا ہے۔ حبیب پڑھے لکھے آدمی تھے اور جانتے تھے کہ سحر کا اثر آسمانوں پر نہیں ہوتا۔ لہٰذا انھوں نے نبوت کی حقانیت کے اظہار کے لئے شقِ قمر کے معجزہ کی مانگ کی جسکو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے پورا کر دکھایا۔ اللہ نے حضور کے سوا کسی نبی یا رسول کو آسمانی معجزے عطا نہیں کئے۔

(7) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی دعا پر قحط میں بارش

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ
عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ
السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا
اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ
سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا وَّلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ
بَيْتٍ وَّلَا دَبرٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ
التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ
فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ
الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي ؎

(7) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کی دعا پر قحط میں بارش

کتاب الاستسقاء: باب: اَلْاِسْتِسْقَاءِ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

(صحیح بخاری شریف۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔956)

حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ایک شخص منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے (وہیں) کھڑے کھڑے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کی طرف منہ کیا اور کہا یا رسول اللہ لوگوں کا مال تباہ ہو گیا، راستے بند ہو گئے، آپ اللہ پاک سے بارش کی دُعا فرمایئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا اے میرے اللہ ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق بخدا اس وقت آسمان پر نہ تو کوئی بادل کا ٹکڑا اور نہ کوئی اور چیز نظر آتی تھی اور نہ ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا) سلع کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر بارش ہونے لگی بخدا پھر ہم نے ہفتہ بھر سورج نہیں دیکھا پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ آپ کی جانب منہ کر کے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ لوگوں کا مال برباد ہو گیا راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے بارش بند ہو جائے تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا: اے اللہ ہمارے اردگرد برسا، ہمارے اوپر نہ برسا اے میرے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں، ٹیکریوں، وادیوں اور درخت اُگنے کی جگہوں پر برسا، راوی کہتا ہے بارش رُک گئی ہم

دھوپ میں چلتے ہوئے باہر نکلے، شریک کا بیان ہے میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہی پہلا آدمی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں۔

Shareek Bin Abdullah Bin Abi Namr riwayat karte hain unhoun ne Anas Bin Malik ko kahte hue suna ek shaqs membar ke samne wale darwaze se masjid me dakhil hua Rasool Allah (s.w.s) khade khutba irshad farma rahe the is ne (wahin) khade khade rasool Allah (s.w.s) ki taraf mu kiya aur kaha ya rasool Allah logoun ka maal tabah ho gaya, raste bund ho gaye, aap Allah se baarish ki dua farmaiye, Anas kehte hain aap ne apne dono hath uthae aur kaha ai Allah hame sairaab farma, ai Allah hame sairaab farma,ai Allah hame sairaab farma, Anas ke mutabiq bakhuda us waqt Aasman par na to koi baadal ka tukda aur na koi aur cheez nazar aati thi aur na hamaray aur salae (ek pahad ke darmiyan koi ghar ya makan tha, salae ke pechee se dhaal ke barabar ke ek tukda namudaar hua jab wo aasman ke darmiyan pahuncha to phail gaya phir baarish hune lagi. bakhuda phir hum ne hafte bhar suraj nahi dekha phir ek shaks isi darwaze se dusre juma ke din masjid me dakhil hua aur rasool Allah (s.w.s) khade hue qutba irshad farma rahe thay wo aap ki janib mu kar ke khada hua aur kaha ya rasool Allah logoun ka maal barbad ho gaya raste bund ho gaye Allah tala se dua kijiye baarish bund ho jaye to rasool Allah (s.w.s) ne apne duno hath uthay phir farmaya: Ae Allah hamaray ird gird barsa, hamaray upar na barsa Ae mere Allah pahadoun, teeloun, tekriyoun, waadiyoun aur daraqt ugne ki jaghaoun par barsa, raawi kehta hai barish ruk gayi hum dhoop me chalte hue bahar nikle, sharik ka bayan hai mai ne Anas se pucha wahi pehla aadmi thaa Anas kehte hain mujhe malum nahi. 7

7۔ مذکورہ حدیث میں بارش ہونے کیلئے اور بارش رُکنے کیلئے صحابہ کی فرمائش پر حضور کے دعا فرمانے کا تذکرہ ہے۔ پہلے آسمان بالکل صاف تھا لیکن حضور کے ہاتھ دعا کیلئے اٹھے اور ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جو سارے آسمان پر چھا گیا اور ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی اور جب بارش بند ہونے کے لئے آپ نے دعا فرمائی تو بادلوں سے ڈھکا آسمان یک لخت صاف ہو گیا اور صحابہ دھوپ میں گھروں کو واپس ہوئے۔ سچ ھیکہ محبوب کی ہرادا محبوب بھی ہوتی ہے اور مقبول بھی ہوتی ہے۔

(8) محشر میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم انبیاء سے پہلے خطاب فرمائیں گے

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ
ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ
خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَ
أَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ
بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ

(کتاب المناقب:. باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم)

(جامع ترمذی۔ حصہ دوّم۔ حدیث نمبر:۔1544)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی اُن کا خطیب ہوں گا وہ نا اُمید ہوں گے تو میں ہی اُن کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

Hazrath Anas Bin Malik Rz se riwayat hai qayamat ke din sab se pehle mai hi utne wala hoon. jab log wafad ban kar jaienge to mai hi un ka qateeb honga wo na umeed honge to unko qushqabri sunane wala honga us din hamd ka jhanda mere hath me hoga aur mai apne rab ke haan aulaad e Adam me sab se ziyada mukarram honga aur is par faqar nahi. 8

8۔ روزِ محشر کی ہولناکیوں کا احادیث میں تفصیلی ذکر موجود ہے انبیاء و رُسل بھی اَللّٰهُمَّ نَفْسِيْ کی صدائیں دے رہے ہوں گے اور (لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار) اللہ کے جاہ و جلال کا ہر سو اظہار ہو رہا ہوگا۔ ایسے میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم حمد کا جھنڈا اٹھائے تشریف لائیں گے اور مقامِ محمود پر فائز شفاعت کبریٰ کا دروازہ کھولیں گے اور ''اُدھر سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ (میرے غضب پر رحمت سبقت لے گئی) کا جلوہ عام ہوگا اور حضور سب کی سفارش فرمائیں گے۔

شعر

آئیں گے روزِ حشر بڑے اہتمام سے — محبوبِ پاک شافعِ محشر کے نام سے
ان کی کرم نوازیاں لوٹیں گے خوش نصیب — لاکھوں پئیں گے مے اُسی رحمت کے جام سے (وقار قادری)

(9) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تمام امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے

حَدَّثَنَا سُوَیْدُ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَا
اَبُوْحَیَّانَ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ فَاَکَلَہٗ وَکَانَ یُعْجِبُہٗ
فَنَھَشَ مِنْہُ نَھْشَۃً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاکَ یَجْمَعُ اللّٰہُ
النَّاسَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَیُسْمِعُھُمُ
الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُھُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْھُمْ
فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَالَا یُطِیْقُوْنَ
وَلَا یَحْتَمِلُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَا
تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَکُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَکُمْ
اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَلَیْکُمْ
بِاٰدَمَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ
خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ
الْمَلٰئِکَۃَ فَسَجَدُوْا لَکَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَمَا تَرٰی
مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَھُمْ
اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ
قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ نَھَانِیْ
عَنِ الشَّجَرَۃِ فَعَصَیْتُہٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا
اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ
یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ
سَمَّاکَ اللّٰہُ عَبْدًا شَکُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ
اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ
لَھُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ
یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ
وَاِنَّہٗ قَدْ کَانَتْ لِیْ دَعْوَۃٌ دَعَوْتُھَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ
نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ
فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اِبْرَاھِیْمُ اَنْتَ نَبِیُّ

اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى
رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ
كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى
فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ
اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ
اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ
اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّيْ
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ
نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى
فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ
اللهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَ
كَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ
لَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ
اللهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا
تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ
فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ
ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ

اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَارْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي يَارَبِّ أُمَّتِي يَارَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ

أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

كتاب صفة القيامة. باب مَاجَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

(جامع ترمذی۔حصہ دوّم۔حدیث نمبر:۔326)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم کی خدمت میں گوشت لایا گیا کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپ کو دیا آپ نے تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں (پھر فرمایا اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ لے گی اور سورج ان کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے دیکھتے نہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہِ الٰہی میں سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی خاص روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی'' آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے''میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت (کے قریب جانے) سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہوگئی مجھے اپنی فکر ہے (تین مرتبہ فرمایا) کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ'' پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے''اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے

آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کیا پریشانی لاحق ہوگئی'' حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے وہ قوم کے خلاف کردی، مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو'' پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اسکے بعد فرمائے گا میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی ابو حیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں اپنی اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو'' وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت اور کلام کے ذریعہ آپ کو لوگوں پر فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائے گا۔ میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا (یہ قتل نبوت کے ملنے سے پہلے تھا اور بلا ارادہ تھا اس لئے محل اعتراض نہیں۔ مترجم) ہر کسی کو اپنی اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے آپ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرف ڈالا اور آپ اسکی طرف سے روح ہیں آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کریں آپ دیکھتے ہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں'' حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اسکے بعد فرمائے گا آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں فرمائیں گے ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے تم کسی اور طرف جاؤ تم حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جاؤ پس وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم! آپ اللہ کے رسول ہیں آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کے سبب اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے آپ اپنے رب سے ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں پس آپ عرشِ الٰہی کے نیچے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے آپ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفوں اور خوبیوں کا دروازہ کھول دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا پھر کہا جائے گا اے محمد صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم اپنا سر مبارک اُٹھایئے مانگیں دیا جائے گا۔ سفارش کریں قبول کی جائے گی پھر میں سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے رب! میری امت کو بخش دے تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ فرمائے گا اے محمد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجئے یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے پھر آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دوکوازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان اور مدینہ طیبہ اور بصری کے درمیان ہے۔

Hazrath Abu Huraira Rz se riwayat hai Nabi-e-Akram (s.w.s) ki qidmat me gosh laya gaya kisi ne us se Aek baazu utha kar aap ko diya aap ne tanawul farmaya aur dantoun se nocha phir farmaya mai qayamat ke din logon ka sardar hounga kya tum jante ho ke kyun? (phir farmaya is liye ke) Allah tala Awwaleen o aqireen ko Aek jagah jama farmaye ga. to woh ek pukaarne wale ki pukaar suneinge nigah un sab ko dekh legi aur suraj unke qareeb hoga is halat me logon ko is qadar gam aur takleef pahunchegi jiski unhe taqat nahi hogi. aur woh use bardasht nahi kar sakeinge. aise me log Aek dusre ko kahainge dekhte nahi tumhe kis qadar takleef pahunchi hai. kya tum koe sifarshi nahi talash karte. jo tumhare liye bargah-e-ilahi me sifarish kare. woh Aek dusre se kaheinge hazrath Adam (as) ke pas jao. phir woh Adam (as) ke paas hazir honge. aur kahenge aap insano ke baap hain. Allah tala ne aap ko apne dast e qudrat se paida farmaya. apni qaas rooh aap me phounki aur farishtoun ko hukum diya ke woh aap ko sajda karein. aap hamari sifarish farmaye. kya dekhte nahi hum kis pareshani mubtela hain. kya aap mulaheza nahi farmate hame kis qadar takleef pahunchi". Adam (as) in se farmaienge mere rab ne aaj aisa gazab farmaya jaisa is se pehle kabhi nahi farmaya tha. aur na hi is ke baad farmayega. mujhe is daraqt (ke qareeb jane) se mana farmaya. pus mujh se (ba zahir) hukum aduli hogayi. mujhe apni fikar hai (teen martaba farmaya kisi aur ki taraf jao) phir woh Nooh (as) kepaas aaienge aur arz kareinge "Aai Nooh (as)! aap ahle zameen ki taraf pehle rasool hain. Allah tala ne aap ka naam shukr guzar banda rakha. apne rab ki baargah me hamari sifarish farmaien. aap dekhte nahi hum kis qadar musibat me giraftaar hain. aap mulahiza nahi farmate hame kya pareshani laheq ho gayi hai". hazrath Nooh (as) farmaienge mere rab ne aaj wo gazab farmaya jo na us se pehle kabhi farmaya. aur na us ke baad farmayega. mujhe ek dua di gayi thi. mai ne woh qaum ke qilaaf kar di. apne nafs ki fikar hai. (tum kisi aur ke paas jaao) hazrath Ibrahim (as) ki qidmat me haazri do". phir wo Ibrahim (as) ke paas hazir hounge aur arz kareinge. Aai Ibrahim (as)! aap Allah ke nabi aur zameen walon me se aap Allah ke khaleel hain. apne rab ki baargah me hamari sifarish farmayien. aap dekhte

nahi hum kis pareshani me mubtela hain. hazrath Ibrahim (as) farmayeinge aaj mere rab ne woh gazab farmaya jo na is se pehle farmaya. aur na us ke baad farmaye ga. mai ne teen martaba zahiri waqia ke qilaaf baat ki Abu Hayaan ne woh baatein hadees me bayan kein. apni apni fikar hai. (kisi aur ke paas jao) Moosa (as) ki qidmat me hazir ho". woh phir hazrath Moosa (as) ke paas aayienge. Aai Moosa (as) aap Allah tala ke Rasool hain. Allah tala ne risalat aur kalam ke zariye aap ko logon par fazilat baqshi. hamari sifarish farmayien aap nahi dekhte hum kis musibat me mubtela hain. aap farmayienge mere rab ne aaj woh gussa farmaya hai jaisa na to usse pehle kabhi farmaya. aur na hi baad me farmaye ga. mai ne ek nafs ko qatal kiya halanki mujhe qatal ka hukum na tha. (ye qatal nabuwwat se pehle tha aur bila irada tha is liye mahal-e-iteraz nahi. mutarjim) har kisi ko apni apni fikar hai. (tum kisi aur ke paas jaao) hazrath Esa (as) ki qidmat me jaao, pus woh hazrath Esa (as) ki qidmat me hazir hunge aur arz kareinge. Aai Esa (as) aap Allah tala ke rasool hain. aur us ka kalma hain. jise usne hazrath Mariyum ki taraf dala aur aap uski taraf se rooh hain. aap ne gehware me logon se kalam kiya. apne rab se hamari sifarish karein. aap dekhte hain hum kis pareshani me mubtela hain". hazrath Esa (as) farmayeinge aaj ke din mere rab ne aisa gazab farmaya jaisa na to is se pehle farmaya tha aur na is ke baad farmayega. aap apni kisi qata ka zikar nahi farmayeinge. har Aek ko apni apni fikar hai. (tum kisi aur taraf jaao) tum hazrath Muhammed (s.w.s) ki qidmat me jaao. pus woh huzoor ki qidmat me hazir hunge aur arz kareinge. Aai Muhammed! (s.w.s) aap Allah ke rasool hain. aaqiri nabi hain. Allah ne aap ke sabab agloun aur pichloun ke gunah maaf farma diye hain. (aap apne rab se hamari sifarish farmayien) aap dekhte nahi hum kis pareshani me mubtela hain. **pus Rasool Allah (s.w.s) arsh-e-ilahi ke neeche apne rab ke huzoor sajda rez ho jaeinge.** aap farmate hain phir Allah tala mujh par apni taarifon aur qubiyon ka darwaza khoul dega. jo usne mujh se pehle kisi par nahi khoula. phir kaha jaaega Aai Muhammed (s.w.s) apna sar mubarak uthaiye. mangein diya jaae ga sifarish karein qubool ki jayegi. phir mai sar uthaon ga aur kahoun ga Aai rab! **meri ummat ko baqsh de.** teen martaba farmaya. Allah farmaye ga Aai Muhammed! (s.w.s) apni ummat ke in logon ko jin par koi hisaab nahi jannat ke dahane darwaze se daqil kijye. ye log dusre darwazoun me bhi shareek hoonge. phir aap ne farmaya mujhe us zaat ki qasam hai jis ke qabze me meri jaan hai jannat ke do kiwadoun ke darmiyan itna fasla hai jitna Makkah Mukarrama aur hijar ke darmiyan aur madina tayyiba aur basri ke darmiyan hai.

9۔ روز قیامت اولوالعزم اور جلیل القدر انبیاء ورُسُل کے پاس سارے انسان اپنی تکلیف کے مداوے کیلئے جائیں گے چاہے وہ دنیامیں نبی سے مدد مانگنے کو جائز مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں اللہ کے ایوان میں نبیوں سے مدد مانگیں گے۔لیکن اوپر حدیثِ شریف میں تفصیل موجود ہے کہ آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام کے پاس اور وہ ابراھیم علیہ السلام کے پاس اور وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور پھر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساری انسانیت کوحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت فرمانے کے بعد دیگر انبیاء، رُسُل، صدیقین، شھداء، اولیاء، یہاں تک کہ مؤمنِ متقی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

(10) جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوا اُسکو جہنم سے نکال لائیں گے

حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ انْطَلَقْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ اَجْلَسَ ثَابِتًا مَّعَهُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ لَهُ يَا اَبَا حَمْزَةَ اِنَّ اِخْوَانَكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْاَلُوْنَكَ اَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُؤْتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهُ فَيُؤْتٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَاُوْتٰى فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا اَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ. فَاَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ الْاٰنَ اِلَّا اَنْ يُّلْهِمَنِيْهِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ

يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِي
أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ
شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فِيهَا فَأَنْطَلِقُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي
عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا
فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ
تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي
انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي
قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ
مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ هٰذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ
فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى
الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ
قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ قُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ
عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ تَسْمَعْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ
فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ هِيهِ قُلْنَا
مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ
جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ
يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ
الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هٰذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ
أُحَدِّثَكُمُوهُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الرَّابِعَةِ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ لِي يَا
مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ
وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي وَجِبْرِيَائِي
لَأُخْرِجَنَّ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى
الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ
قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ. البخاري (٧٥١٠)

کتاب الایمان. باب حَدِیثِ الشَّفَاعَةِ

(صحیح مسلم۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:487)

حضرت معبد بن ہلال عنزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم چند لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا چاہتے تھے ان سے ملاقات کے لیے ہم نے حضرت ثابت کی سفارش طلب کی، جب ہم حضرت انس کے پاس پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ثابت نے ہمیں بلانے کی اجازت حاصل کی، ہم اندر پہنچے، انہوں نے ثابت کو اپنے پاس تخت پر بٹھالیا، پھر ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا، اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) آپ کے یہ بصری بھائی چاہتے ہیں کہ آپ ان کے سامنے حدیث شفاعت بیان کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے فرمایا: جب حشر کا دن برپا ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے پہلے وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اپنی اولاد کے لیے شفاعت کیجیے، حضرت آدم فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے، البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، وہ فرمائیں گے میرا منصب یہ نہیں ہے البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں، پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے۔ البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے البتہ تم محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کے پاس جاؤ، پھر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں ان سے کہوں گا کہ اس شفاعت کا کرنا میرا ہی منصب ہے پھر میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا، پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی، پھر اللہ کی بارگاہ میں کھڑا رہوں ہوں گا اور ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا جو اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت وہ کلمات میرے دل میں پیدا فرمائے گا، پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات قبول ہوگی، مانگو جو کچھ مانگو گے تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا، رب امتی امتی (اے میرے رب! میری امت میری امت) پس کہا جائے گا جاؤ جس شخص کے دل میں ایک گندم یا جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ، میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا، پھر سجدہ میں گر جاؤں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَ آلِہٖ وَ سَلَّم) اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور جو مانگنا ہو وہ مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پس میں عرض کروں گا اے میرے رب! امتی امتی، پھر سے کہا جائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لایئے میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور پھر سجدہ میں گر جاؤں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات مقبول ہو جائے گی اور جو کچھ مانگنا ہو مانگیے، آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی، میں عرض کروں گا اے میرے رب! امتی امتی مجھ سے کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کمتر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ، میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث تھی۔ حدیث سن کر ہم وہاں سے چلے گئے اور جب ہم صحراء جبان میں پہنچے تو ہم نے کہا چلو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ملاقات کریں جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ (حجاج بن یوسف کے خوف سے) ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے جا کر انہیں سلام کیا اور عرض کیا اے ابو سعید! ہم آپ کے بھائی حضرت ابو حمزہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے مل کر آرہے ہیں، انہوں نے شفاعت کے بارے میں ہمیں ایک ایسی حدیث سنائی ہے جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ حضرت حسن بصری نے کہا ہمیں بھی وہ حدیث سناؤ ہم نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا اور سناؤ، ہم نے عرض کیا ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس سے زیادہ حدیث نہیں سنائی، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ہم نے بھی بیس سال پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی تھی، اس وقت ان کی جوانی کا عالم تھا اور اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں، ہم کو جب انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی تو اس سے زیادہ بیان کیا تھا، اب مجھے معلوم نہیں وہ تم کو پوری حدیث سنانی بھول گئے یا انہوں نے مصلحتاً پوری حدیث نہیں سنائی کہ کہیں تم لوگ نیک عمل کرنا نہ چھوڑ دو ہم نے عرض کیا حدیث کا جو حصہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نہیں سنایا وہ کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت حسن بصری ہنسنے لگے اور فرمایا: "خلق الانسان من عجل" انسان بڑا جلد باز ہے۔ میں نے تم کو یہ پرانا واقعہ اسی لیے سنایا تھا کہ حدیث شریف کا جو حصہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تم کو نہیں سنایا وہ سنا دوں پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم چوتھی بار پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور انہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، جو کچھ مانگیں گے آپ کو ملے گا اور جس کے بارے میں آپ شفاعت کریں گے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں عرض کروں گا اے اللہ! مجھے ان لوگوں کی شفاعت کی اجازت دے جنہوں نے صرف ایک بار کلمہ پڑھا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپ کا حصہ نہیں ہے اور نہ یہ شفاعت آپ کی طرف مفوض ہے، لیکن مجھے اپنی

عزت، جلال، عظمت، جبروت اور کبریائی کی قسم ہے میں ان لوگوں کو جہنم سے ضرور نکالوں گا جنہوں نے ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھا ہے۔حدیث کے راوی معبد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری کے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ انہوں نے بیس سال پہلے یہ حدیث ہی سنی ہوگی جس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ جوان تھے۔

Mabad bin halal ambari kehte hain ke hum chand log hazrat Anas bin Malik Rz ki qidmat me jana chahte the un se mulaqaat ke liye hum ne hazrath Sabit ki sifarish talab ki, jab hum hazrath Anas ke paas pahunche to wo chasht ki namaz padh rahe the, Sabit ne hame bulane ki ijazat hasil ki, hum andar pahunche, unho ne Sabit ko apne paas taqt par bitha liya, phir Sabit ne hazrath Anas Rz se muqatib kar ke kaha, Ae Abu Hamza! (yeh hazrath Anas ki kuniyat hai) Aap ke yeh basri bhai chahte hain ke aap in ke samne hadees-e shafaet bayan karein.Hazrath Anas Rz ne kaha ke Muhammed (s.w.s) ne farmaya: jab hashar ka din barpa hoga to log ghabra kar ek dusre ke paas jaienge pehle wo hazrath Adam (as) ki qidmat me hazir honge aur unse arz kareinge ke apni aulaad ke liye shafaet kijiye, hazrath Adam (a.s) farmayien ge mera ye muqam nahi hai, albatta tum hazrath Ibrahim (as) ke paas jao kyunki wo Allah tala ke qaleel hain phir hazrath Ibrahim (as) ki qidmat me hazir honge, wo farmayien ge mera mansab ye nahi hai albatta tum hazrath Moosa (as) ke paas jao wo Allah tala ke kaleem hain, phir log hazrath Moosa (as) ke paas jaeinge wo kaheinge ke mera ye muqam nahi hai. Albatta tum hazrath Esaa (as) ke paas jao, wo Allah tala ki pasandida rooh hain aur uske pasandida kalme se paida huwe phir log hazrath Esa (as) ke paas jainge wo farmayienge mera ye muqam nahi hai albatta tum Muhammed (s.w.s) ke paas jao, phir tamam log mere paas aayienge. main in se kahun ga ke us shafaet ka karna mera hi mansab hai phir main un ke sath chalunga aur Allah tala se ijazat talab karunga, phir mujhe shafaet karne ki ijazat di jayegi, phir Allah ki bargah me khada rahunga aur in kalimat se Allah tala ki hamd karunga jo is waqt mere zahan me hazir nahi hain laikin Allah tala us waqt wo kalimaat mere dil me paida farmayega, phir mai Allah tala ke huzoor sajde me jaunga phir mujh se kaha jayega Ae Muhammed (s.w.s) apna sar uthao aur kaho tumhari baat qubul hogi, maango jo kuch maangoge tumhe diya jayega aur shafaet karo tumhari shafaet qubool ki jayegi. mai arz karunga, Rabbi Ummati Ummati (Ae mere rab! meri ummat ummat) pus kaha jayega jaao jis shaksh ke dil me Aek gandum ya jau ke dane ke barabar bhi imaan ho us ko jahannum se nikaal laao, mai unko jahannum se nikaal laounga phir Allah tala ki baargah me hazir hounga aur unhi kalimaat se Allah tala ki hamd karun ga, phir sajde

me jaounga, phir mujh se kaha jayega Ae Muhammed (s.w.s) apna sar uthaiye aur kahiye aap ki baat suni jayegi aur jo maangna ho wo maangiye aap ko diya jaayega aur shafaet kijye shafaet qubool ki jayegi pus mai arz karunga Ae mere rab! Ummati Ummati, phir mujh se kaha jayega jis shaksh ke dil me (**Rai**) ke dane ke barabar imaan ho usko jahannum se nikaal laaiye mai unko jahanum se nikal laaonga phir mai apne rab ki baargah mai hazir honga aur unhi kalimaat se Allah tala ki hamd karoun ga aur phir sajde me gir jaaon ga, phir mujh se kaha jayega. Ae Muhammed! (s.w.s) apna sar uthaiye aur kahiye aap ki baat maqbool ho jaye gi aur jo kuch mangna ho mangiye, aap ko diya jaye ga aur shafaet kijiye qubool hogi, mai arz karunga Ae mere Rab! Ummati Ummati mujh se kaha jayega jao jis ke dil mai Rai ke dane se bhi kamtar imaan ho usko bhi jahannum se nikaal laao, mai unku jahannum se nikal launga. ye hazrat Anas Rz ki bayan karda hadees thi. Hadees sunkar hum wahan se chale gaye aur jab hum sehra-e-jibaan me pahunche to hum ne kaha chalu hazrath Hasan Basri (rh) se mulaaqat karein jab hum inke paas pahunche to woh (Hajjaj Bin Yousuf ke qauf se) Abu Qalifa ke ghar me chupe huwe the. Hum ne jakar inhe salam kiya aur arz kiya Ae Abu Sayeed! hum aapke bhai hazrat-e-Abu Hamza (Hazrat-e-Anas) se mil kar Aa rahe hain, unhon ne shafaet ke bare me hame Aek aisi hadees sunai hai jo hum ne is se pahle nahi suni thi. Hazrat Hasan Basri ne kaha hame bhi wo hadees sunao hum ne hadees sunai, unhoun ne kaha aur sunao, hum ne arz kiya hum ku hazrat Anas ne is se ziyada hadees nahi sunai, Hazrat Hasan. Basri (rh) ne kaha hum ne bhi bees saal pehle hazrat Anas Rz se hadees suni thi, us waqt unki jawani ka alam tha aur ab wo budhe hu chuke hain, hum ko jab unho ne ye hadees sunai thi to is se ziyada bayan kiya tha, ab mujhe malum nahi wo tum ko puri hadees sunana bhool gaye ya unhoun ne maslihatan puri hadees nahi sunai ke kahin tum log neik amal karna na choud do hum ne arz kiya hadees ka jo hissa hazrath Anas ne nahi sunaya wo kya hai? ye sunkar Hasan Basri hansne lage aur farmaya: "Qalaqal insaan min ajal" Insaan bada jald baaz hai. main ne tum ko ye purana waqia isi liye sunaya tha ke hadees shareef ka jo hissa hazrath Anas Rz ne tum ko nahi sunaya wo suna du phir hazrath Anas Rz ne kaha ke Rasool Allah (s.w.s) chati baar phir Allah tala ki baargah me hazir honge aur inhi kalimaat ke sath Allah tala ki hamd karenge aur sajde me jaaienge aur Allah tala farmayega Ae Muhammed (s.w.s)! apna sar uthaiye aur kahiye aap ki baat suni jayegi, jo kuch mangeinge aap ko mile ga aur jis ke bare me aap shafaet kareinge us ki shafaet qubool ki jaye gi. Huzoor ne farmaya mai arz karunga Ae Allah! mujhe in logon ki shafaet ki ijazat dijiye jinhoun ne sirf ek bar kalma padha hai, Allah tala farmaye ga yeh aap ka hissa nahi hai

ہے" میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے علاوہ "اور کچھ" میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے آپ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کر۔

Hazrat Rabiya Bin Kaab Aslami Rz bayan karte hain mai raat ko Rasool Allah (s.w.s) ki qidmat me raha karta tha. aur aap ke istenja aur wuzu ke liye pani lata. Aek martaba aap ne farmaya "maang kya maangta hai" mai ne arz kiya mai aap se jannat ki rifaqat mangta hoon. aap ne farmaya is ke elawa "aur kuch" mai ne kaha mujhe yahi kafi hai aap ne farmaya: to phir ziyada sajde kar ke apne mamle me meri madad kar. 11

11۔ اوپر کی حدیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حضور جنت میں جسے چاہیں لیجائیں اور اپنا ساتھ بھی عطا فرمائیں بقول شاعر۔

شعر خالقِ کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں (اعلیٰ حضرت)

اور پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس حدیث میں صحابی کو حضور سے مانگنے کی تعلیم فرمائی۔

(12) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کو ستر ہزار جنتیوں کے گروہ میں شامل فرمایا

حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِیْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِیُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

aur na yeh shafaet aap ki taraf mufawwiz hai, lekin mujhe apni izzat, jalal, azmat, jabroot aur kibriyai ki qasam hai mai in logon ko jahannum se zaroor nikalunga jinhoun ne Aek baar bhi kalma padha hai. hadees ke raawi mabad bayan karte hain ke mai hazrat hasan basri ke haq mai gawahi deta houn ke ye hadees unhu ne hazrat Anas Bin Malik se suni hai aur mera guman ye hai ke unhun ne bees saal pehle hi suni hogi jis waqt hazrat Anas jawan the. 10

10۔ اس حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور سے فرمائے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہے اُن کو جہنم سے نکال لاؤ۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی شفاعت فرمائیں گے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس کے دل میں کتنا ایمان ہے اس کا بھی علم دیا گیا ہے تب ہی تو آپ ایسے کمتر ایمان والوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے۔

شعر کس کس کے دل میں کیا ہے سرکار جانتے ہیں

جو لوح پر لکھا ہے سرکار جانتے ہیں

(11) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائی

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ نَا مُعْقَلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبِنِ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

كتاب الصلوٰة. باب فَضْلِ السُّجُوْدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

(صحیح مسلم شریف۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔1094)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا" مانگ کیا مانگتا

كتاب الايمان. باب دَلِيْلِ عَلٰى دُخُوْلِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّة

(صحیح مسلم شریف۔حصہ اوّل۔حدیث نمبر:۔521)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اوران کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں سے کردے، پھر انصار میں سے ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تم پر عکاشہ سبقت کر گیا۔

Hazrath Abu Huraira Rz bayan karte hain ke Rasool Allah ne farmaya: meri ummat me se **(70000)** ka Aek girouh jannat me daqil hoga. aur un ke chehrey chaudwien ke chand ki tarha chamak rahe hunge. Hazrath Abu Huraira kehte hain ke ye sunkar Akasha Bin Mehsan apnï chadar simaitte huwe uthe aur arz kiya ya rasool Allah! (s.w.s) Allah tala se dua kijiye ke mujhe bhi in logon me se kar de. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya: Aai Allah! is ko bhi in logon me se kar de. phir Ansar me se Aek shaqs utha aur kehne laga ya Rasool Allah! (s.w.s) Allah tala se dua kijye ke mujhe bhi in logon me se kar de. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya tum par akash sabqat kar gaya. 12

12۔ حدیث مذکور میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کو اُن ستر ہزار جنتیوں میں شامل فرمایا جنکے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے یہاں بھی حضور نے دعا فرمائی اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کو ان خوش نصیبوں میں شامل فرمادیا۔

(13) حالت نماز میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے سامنے جنت کے میوے کا خوشہ پیش کیا گیا

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

کتاب الکسوف. باب مَاعُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

(صحیح مسلم شریف۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔2106)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عہد میں سورج کو گہن لگا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے سورۂ بقرہ کی قرأت کے برابر بہت طویل قیام کیا، پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر بہت طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے نسبتاً کم تھا، پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا لیکن یہ رکوع پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے نسبتاً کم تھا پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر رکوع سے سر اٹھا کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے نسبتاً کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا، پھر سجدہ کر کے نماز سے فارغ ہو گئے درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے (نماز میں) آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لے رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ لیتے لیتے رک گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس کو کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کس وجہ سے؟ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیک و علی آلِک وَسَلَّمْ! آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کی وجہ سے، کہا گیا کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ساری عمر ان کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور پھر تم سے یہ کوئی ذرا سی (ناگوار) چیز دیکھ لیں تو کہیں گی میں نے تمہارے پاس کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

Hazrath Ibn-e-Abbas Rz bayan karte hain ke Rasool Allah (s.w.s) ke ahed me suraj ko gahan laga, Rasool Allah (s.w.s) ne namaz padhi aur log bhi aap ke saath padh rahe the, aap ne surah e baqra ki qiraat ke barabar bahot taweel qiyam kiya. phir aap ne bahot taweel ruku kiya. phir aap ne ruku se sar utha kar bahut taweel qiyam kiya aur ye pehle **qiyam** se nisbatan kam tha. phir aap ne taweel ruku kiya phir aap ne **ruku** se sar utha kar bahut taweel qiyam kiya aur ye pehlay qiyam se nisbatan kum tha, phir aap ne bahut taweel ruku kiya laikin ye ruku pehle ruku se nisbatan kum tha phir sajda kiya phir khade hokar taweel qiyaam kiya lekin pehle qiyam se nisbatan kum tha phir sajda kiya phir khade hokar taweel qiyam kiya leikin pehle qiyam se kam phir taweel ruku kiya jo pehle

ruku se nisbatan kum tha, phir sajda kar ke namaz se farig ho gaye. Yahan tak ke suraj raushan ho chuka tha. aap ne farmaya: beshak suraj aur chand Allah tala ki nishaniyoun me se do nishaniyan hain. inhein kisi ki maut ya hayaat ki wajhe se gahan nahi lagta. jab tum gahan ko dekho to Allah tala ko yaad karo. Sahaba ne arz kiya ya Rasool Allah! (s.w.s) ham ne (namaz me) aap ko dekha ke aap apni jagah se kisi cheez ko le rahay the phir ham ne dekha ke aap lete lete ruk gaye. aap ne farmaya mai ne jannat ko dekha mai is se Aek qosha todne laga agar mai is qoshe ko todh leta to tum rahti duniya tak is ko khate rahte aur mai ne jahanum ko dekha aur mai ne aaj jaisa manzar kabhi nahi dekha mai ne jahannum me aksar aurtoun ko dekha. sahaba ne poucha kis wajah se? ya rasool Allah! (s.w.s) aap ne farmaya in ki nashukri ki waja se. kaha gaya kya Allah tala ki nashukri karti hain? farmaya nahi **qawind ki** nashukri karti hain aur neki ka inkaar karti hain. Agar tum sari umr in ke sath neki karte raho aur phir tum se ye koi zara si (nagawar) cheez dekh lein to kaheingi mai ne tumhare paas kabhi achaai nahi dekhi. 13

13۔ حدیث بالا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کا حالت نماز میں جنت دیکھنا ثابت ہے اور پھر آپ چاہتے تو جنت سے ایک خوشہ توڑ لیتے اور آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ خوشہ میں توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے پھر بھی وہ ختم نہ ہوتا

شعر ہیں اُس کے ہاتھ میں جنت کی نعمتیں ساری
ہیں اُس کے پاؤں کے نیچے خزانے دنیا کے (وقار قادری)

(14) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے کھجور کے تنے کو جنت میں منتقل فرمادیا

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَاُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَاُقِيمَ اِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَآهُ قَائِمًا اِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَاِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتُونِي بِهِ فَاَتَوْهُ بِهِ فَاُمِرَ اَنْ يَصْنَعَ لَهُ هَذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجِذْعِ

رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِى الْمَكَانِ الَّذِى كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِى الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنُ نَبْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَاْكُلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ فَزَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهُ فِى الْجَنَّةِ

کتاب المقدمة: باب مَا اُكْرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم بِحُنَيْنِ الْمِنبَرِ

(سنن دارمی۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔32)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم جب خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ طویل قیام کرتے تھے۔ یہ کھڑا ہونا آپ کے لیے مشقت کا باعث ہوتا تھا۔ کھجور کا ایک تنا لایا گیا اور اسے گاڑھ دیا گیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم اس کے پہلو میں کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ خطبہ دیتے اور طویل قیام کرتے تو اس کے ساتھ ٹیک لگالیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے یہ بات دیکھی وہ شخص نیا مدینہ میں آیا تھا۔ جب اس نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنے ساتھ موجود شخص سے کہا۔ اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم میری اس بات کی تعریف کریں گے جس کی وجہ سے انہیں آسانی مل جائے گی۔ تو ان کے لیے ایک بیٹھنے کی چیز بنا دیتا ہوں جس پر وہ کھڑے بھی ہوسکیں گے۔ اگر وہ چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جب چاہیں بیٹھے رہیں اور اگر وہ چاہیں تو کھڑے ہو جائیں اس بات کی اطلاع نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ اس شخص کو آپ کے پاس لے کر آئے۔ آپ نے اسے ہدایت کی کہ وہ آپ کے لیے یہ تین یا چار سیڑھیاں بنادے جواب مدینہ منورہ میں منبر ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے اس میں بہت راحت محسوس کی جب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے اس تنے کو چھوڑ دیا اور اس منبر کی طرف آنے لگے جو آپ کے لیے بنایا تھا تو وہ (تنا) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم کی جدائی کے وقت یوں رویا جیسے کوئی اونٹنی روتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بھی بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے اس تنے کی رونے کی آواز سنی تو آپ اس کے پاس واپس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اوپر رکھ کر ارشاد فرمایا۔ تمہیں اختیار ہے میں تمہیں اس جگہ پر گاڑھ دیتا ہوں جہاں تم ہو اور تم یونہی رہو گے جیسے تم ہو اگر تم چاہو تو میں تمہیں جنت میں لگوا دوں گا۔ تم اس کی نہروں اور چشموں سے پانی حاصل کرنا یوں تمہاری نشو نما بہتر ہو جائے گی اور پھر تم پھل دو گے اور تمہارے پھل اور کھجوروں کو اللہ کے نیک بندے کھائیں گے۔ اگر تم چاہو تو میں ایسا کر دیتا ہوں۔

(حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے یہ بات بیان کی) کہ انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اس کھجور کے تنے سے یہ کہہ رہے تھے۔ ٹھیک ہے میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے یہ بات دو دفعہ ارشاد فرمائی (حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما کے والد یا کسی اور شخص نے) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا۔ اس نے یہ بات اختیار کی ہے کہ میں اسے جنت میں لگوادوں۔

Ibne Buraida apne walid ka bayan naqal karte hain. Nabi akram (s.w.s) jab qutba dene ke liye khade hote the to aap taweel qiyaam karte the. ye khada hona aap ke liye mashaqat ka baais hota tha. Khajoor ka Aek tana laya gaya aur use gaad diya gaya. Nabi akram (s.w.s) is ke pehlo me khade hote the. jab aap qutba dete aur taweel qiyaam karte to us ke saath taik laga liya karte the. Aek shaqs ne ye baat dekhi wo shaqs madina aaya tha. jab aap ne is ko is tane ke pehlo me khade huwe dekha to apne saath maujod shaqs se kaha. agar mujhe ye pata chal jaye ke nabi e akram (s.w.s) meri is baat ki taarif karen ge jis ki waje se inhe aasani mil jaygi. to un ke liye Aek baithne ki cheez bana deta hoon jis par wo khade bhi ho saken ge. agar wo chaen to bait jayien aur jab chaen baithe rahien aur agar chaen to khade ho jayien is baat ki itila nabi e akram (s.w.s) ko mili to aap ne irshaad farmaya is ko mere pas le kar aao log us shaqs ko aap ke paas le kar aaye. aap ne use hidayat ki ke wo aap ke liye ye (3- ya 4) sedhiyaan bana de jo ab madina munawara me membar hai. nabi akram (s.w.s) is me bahut rahat mahsus ki jab nabi e akram (s.w.s) ne is me bahot rahat mahsoos ki jab nabi e akram (s.w.s) ne is tane ko chod diya aur us membar ki taraf aane lage jo aap ke liye bana tha to wo (tana) nabi e akram (s.w.s) ki judai ke waqt yon roya jaise ountni roti hai. Rawi bayan karte hain Ibne Buraida ne apne walid ke hawale se ye baat bhi bayan ki hai. jab nabi e akram (s.w.s) ne is tane ke rone ki awaz soni to aap ne is ke pas wapas tashreef laye. aap ne apna hath us ke upar rakh kar irshad farmaya. tumhe ikhtiyaar hai mai tumhe is jaga par gaad deta hoon jahan tum ho aur tum younhi raho ge jaise tum ho agar tum chaho to mai tumhe jannat mai laga doonga. tum us ki nahron aur chashmon se pani hasil karna youn tumhari nasho numa behtar ho jayegi aur phir tum phal do ge aur tumhare phal aur khajooron ko Allah ke neik bande khaien ge. Agar tum chaho to mai aisa kar deta hoon. (Ibn e Buraida bayan karte hain, un ke walid ne ye baat bayan ki) ke unho ne nabi e akram (s.w.s) ko ye irshaad farmate huwe suna. aap is khajoor se ye keh rahe the. theek hai mai ne aisa hi kiya. aap ne ye baat do dafa irshad farmai (ibn e buraida ke walid ya kisi aur shaqs ne) nabi e akram (s.w.s) se sawal kiya to aap ne jawab diya. is ne ye baat iqtiyar ki hai ke mai ise jannat me laga doon. 14

عنہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلّی اللّٰہُ علیک وعلیٰ آلِک وَسلَّم ! ہماری تعداد اور بڑھائیے۔ فرمایا کہ اور اتنے یعنی دونوں ہاتھوں سے ملا کر لپ بنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صَلّی اللّٰہُ علیک وعلیٰ آلِک وَسلَّم ! ہماری تعداد اور بڑھائیے۔ فرمایا کہ اور اتنے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جانے دیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کا کیا خرچ ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کردے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی لپ میں ساری مخلوق کو جنت میں داخل کردے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ہے۔

Hazrath Anas Rz se riwayat hai ke Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya: Allah tala ne mujh se wada farmaya hai ke meri ummat se (4-lakh) afraad ko bagair hisaab jannat me daqil farmaye ga. Hazrath Abu Bakr arz guzar huwe ke ya Rasool Allah (s.w.s)! hamari taadad aur badhaye, farmaya ke aur itne yane dono hathon se mila kar leep banai. Hazrath Abu Bakr arz guzar huwe ke ya Rasool Allah (s.w.s)! hamari taadad aur badhaye, farmaye ke aur itne. Hazrath Umar Rz ne kaha ke Abu Bakr jaane dijiye. Hazrath Abu Bakr ne kaha ke aap ka kya qarch hota hai agar Allah tala ham sab ko jannat me daqil kar de? Hazrath Umar ne kaha ke Allah tala agar chahe to Aek hi leep me saari maqlooq ko jannat me daqil kar de. Nabi e kareem (s.w.s) ne farmaya ke Umar ne sach kaha hai. 15

15۔ اس حدیث میں چار لاکھ کا بغیر حساب جنت میں داخلہ اللہ کی طرف سے ہونا بیان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اختیار دیا کہ محبوب تم چاہو تو اپنی مرضی سے جتنا چاہو اضافہ کرو ساتھ ہی اس حدیث میں جلیل القدر صحابہ اور وہ بھی خلفاء کا عقیدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ... ر کو نہ صرف صاحبِ اختیار مانتے تھے بلکہ یہ بھی مانتے تھے کہ خالق جنت نے آپ کو مالک جنت بنا دیا ہے اور آپ کے ہاتھ کے اشارہ سے بہت سی مخلوق کو اللہ پاک جنت میں داخل کردیگا۔

(16) حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کئی لاکھ اُمتیوں کی بخشش کی بجائے حقِ شفاعت قبول فرمایا

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ

14- حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کیلئے خطبہ کا منبر بنانے سے پہلے آپ ایک کھجور کے سوکھے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے جب منبر آ گیا تو اس کھجور کے تنے کو چھوڑ کر حضور منبر پر جلوہ گر ہوئے تو آپ کی جدائی اور دوری کے غم میں وہ سوکھا تنا ایک اونٹنی کی طرح رونے لگا جس پر حضور نے اس کو جنت میں منتقل کرنے کا وعدہ فرمایا اور حضور سے تسلی پا کر وہ خاموش ہو گیا حضور نے فرمایا کہ اس تنے نے جنت میں منتقلی کو اختیار کر لیا۔ سبحان اللہ یہ شان رحمۃ للعٰلمین ہے کہ ان کا فرمان سوکھے درخت سنتے ہیں اور آقا اُن کی فریاد سنتے بھی ہیں اور غم کا علاج بھی کرتے ہیں۔

(15) حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس کے اشارے سے لاکھوں امتی بغیر حساب جنت میں جائیں گے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَآءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(کتاب الفتن:. باب الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5362)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ۔

(کتاب صفة القيامة:. باب مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ)

(جامع ترمذی۔حدیث نمبر:۔332)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔

Hazrath Ouaf Bin Malik Ashjaie Rz se riwayat hai nabi kareem (s.w.s) ne farmaya mere rab ki taraf se Aek aane wala mere paas aaya aur mujhe nisf ummat jannat me daqil karne aur shafaet ke darmiyan iqtiyar diya to mai ne shafaet ko iqtiyar kiya aur ye (shafaet) har us shaqs ke liye hai jo is haal me mare ke us ne Allah tala ke sath kisi ko shareek na tahraya. 16

16۔ اوپر درج کردہ حدیث اس بات کا پتہ دے رہی ھیکہ اللہ نے حضور کو کیسے کیسے اختیارات عطا کئے کہ چاہو تو آدھی اُمت کو جنت میں لے جاؤ یا چاہو تو حق شفاعت اختیار کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا حق اختیار کر کے ہم گنہگاروں پر احسانِ عظیم فرمایا کہ وہ اب گنتی اور تعداد کے پابند نہیں بلکہ اللہ کی عطا حضور کی رضا اور خوشنودی کے حسب منشاء رہے گی کہ وہ اپنی مرضی سے جتنوں کو چاہیں جنت میں داخل کردیں سورۃالضحیٰ کی آیت "وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی" میں اسی اختیار کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

(17) اللہ عطا کرنے والا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تمام نعمتیں بانٹنے والے ہیں

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ ۔

کتاب العلم: باب مَنۡ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُفَقِّہۡهُ فِی الدِّیۡنِ

(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔71)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کا بھلا چاہتا ہے اسے دین کی فہم بخش دیتا ہے، میں تو (محض) بانٹنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے، یہ امت ہمیشہ اللہ کے کلمہ پر قائم رہے گی کوئی مخالف انہیں زک نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

Hameed Bin Abdul Rehman Rz bayan karte hain ke mai ne hazrat mawia ko dauran-e qutba ye kehte suna ke mai ne Rasool Allah (s.w.s) ko yeh farmate hue suna ke Allah jis ka bhalaa chahta hai use deen ka faham baqash deta hai. **(mai to mahaz bantne wala hoon dene wala to Allah hai)** yeh ummat hamesha Allah ke kalme par qayam rahe gi. koi muqalif inhe nuqsan na pahuncha sake ga yahan tak ke qayamat a jaye gi. 17

17۔ اس حدیث شریف کے ذریعہ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے یہ اعلان فرمایا کہ اللہ عطا کرنیوالا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔ یعنی ساری نعمتیں اللہ مجھے دیتا ہے اور اس کی مخلوق کو میرے ہاتھوں سے ملتا ہے کہ دینے والے نے مجھے دیا اور میں اس کو مخلوق میں بانٹتا ہوں حیف صد حیف ان بدنصیبوں پر جو قاسِم نِعَم اللّٰہِ کو مجبور سمجھتے ہیں جبکہ قرآن کا یہ اعلان ہیکہ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنی ان کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا جسکو آقا کی بھیک ملتی ہے وہ غنی ہو جاتا ہے۔ شعر

یارو ہمیں امیرِ زماں کا خطاب دو
خیرات مانگ لائے ہیں خیر البشر سے ہم

(18) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں

حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِيْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخَافُ

کتاب الانبیآء. باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَامِ

(صحیح بخاری شریف۔ حدیث نمبر:۔805)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لے گئے اور غزوۂ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر منبر پر جلوہ ہوئے اور فرمایا۔ بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

Hazrat Uqba Bin Amir Rz farmate hain ke ek rouz nabi-e-kareem (s.w.s) bahar tashreef le gaye aur guzwah-e- Uhad ke shaheedoun par isi tarah namaz padhi jis tarha mayyat par padhi jati hai. phir wapas akar membar par jalwa huwe. aur farmaya beshak mai tumhara sahara aur tum par gawah hoon. beshak quda ki qasam mai apne hauz ko is waqt bhi dekh raha hoon. aur beshak zameen ke qazanoun ki kunjiyan marhamat farmadi gayi hain. aur beshak mujhe ye qatra nahi ke mere baad tum shirk karne lag jaao ge balke mujhe (dar) is baat ka hai ke tum duniya ke jaal me phans jaao ge. 18

18۔ مذکورہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ نہ صرف حضور گواہ (حاضر و ناظر) ہیں بلکہ ہم بے کسوں مجبوروں کا سہارا بھی ہیں اور یہ نگاہ نبوت ھیکہ حوض کوثر کو بھی دیکھنے کا اعلان فرمادیا اور ساتھ ہی ان منکروں کے باطل عقیدہ کا رَد فرمایا جو حضور کو مجبور سمجھتے ہیں اور ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں۔

(19) حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کی گواہی کے برابر قرار دیا

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ
دْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ
لَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ اَجِدْهَا
مَعَ اَحَدٍ اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ
رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

(كتاب التفسير: باب سورة الاحزاب)

(بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔1894)

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کرر ہے تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی

مسلمان کے پاس نہ ملی۔ جس میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مَردوں کی شہادت (گواہی) کے برابر قرار دیا تھا۔ کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ سے کیا تھا۔

Qarija Bin Zaid ne apne walid hazrath Zaid Bin Saabit Rz se riwayat ki hai ke jab ham Quran kareem ko Aek jaga jama kar rahe the to mujhe sura e al ehzab ki ayat nahi mil rahi thi halanki mai ise aksar Rasool Allah (s.w.s) se suna karta tha. wo ayat hame hazrath Quzaima Ansari ke siwa aur kisi musalman ke pas na mili. jis me Rasool Allah (s.w.s) ne unki shahadat do musalman murdon ki shahadat (gawahi) ke barabar qarar diya tha. kuch mard hain jinhon ne apna ahed sachcha kar diya jo Allah se kiya tha. 19

19۔ شریعت اسلامی میں قاضی شریعت کے فیصلہ کیلئے کم سے کم دو مومن مردوں کی گواہی ضروری ہے ایک مرد ہے اور دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مماثل ہوگی۔ مگر اللہ کے رسول کو اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو ایک ہی مرد کو دو مردوں کے برابر حقِ گواہی دیدیں۔ اگر چہ کہ یہ اعزاز اس صحابی کے ساتھ خاص تھا، مگر یہ حدیث حضور کے شریعت میں اختیار کا کھلا ثبوت ہے۔

(20) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو قربانی سے پہلے سر منڈھوانے کی اجازت دی

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذَٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً. سابقہ حوالہ (۲۸۷۵)

(کتاب الحَجّ:. باب مَا یَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَیْرِہٖ قَتْلُهٗ)

(صحیح مسلم۔حدیث نمبر:۔2876)

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گیا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی اطلاع ہوگئی۔ آپ نے مجھے بلا بھیجا اور ایک نائی کو بلایا جس نے میرا سر مونڈھ دیا۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور ہے؟ میں نے کہا: میں قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں' ہر دو مسکینوں کو ایک صاع' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ" پھر اس آیت کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہوگیا۔

Hazrath Kaab Bin Ijzah bayan karte hain ke mai halat e Ihram me Rasool Allah (s.w.s) ke sath gaya aur mere sar aur dadhi me juein pad gayien. Rasool Allah (s.w.s) ko is ki itilaa ho gai. Aap ne mujhe bula bheja aur Aek naai ko bulaya jis ne mera sar mound diya' phir farmaya: kya tumhare pas qurbani ke liye koi janwar hai? mai ne kaha: mai qurbani ki istetaat nahi rakhta. phir aap ne mujhe hukum diya ke (3-din) ke roze rakhon ya che miskeenon ko khana khilaon' har do miskeenon ko Aek saae' us waqt Allah tala ne ye ayat nazil farmai: "Faman kana minkum marizon au bihi azan min raasihi" phir is ayat ka hukum tamam musalmanon ke liye aam ho gaya. 20

20۔ احکام اسلامی کے مطابق مناسک میں قربانی ادا کرنے کے بعد سر منڈھانے کا حکم ہے لیکن آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ کا سر قربانی سے پہلے منڈھوایا اسطرح حضور کا یہ عمل شریعت میں آپ کے اختیار کا مظہر ہے۔

شعر
تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
شریعت معرفت اہلِ طریقت اس کو کہتے ہیں
عبادت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تیرے کوچہ میں ہونا دفن جنت اس کو کہتے ہیں

(کتاب الحجّ:۔ باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ)

(صحیح مسلم۔حدیث نمبر:۔2876)

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گیا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوگئی۔آپ نے مجھے بلا بھیجا اور ایک نائی کو بلایا جس نے میرا سر مونڈھ دیا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور ہے؟ میں نے کہا: میں قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں' ہر دو مسکینوں کو ایک صاع' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: " فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ " پھر اس آیت کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہوگیا۔

Hazrath Kaab Bin Ijzah bayan karte hain ke mai halat e Ihram me Rasool Allah (s.w.s) ke sath gaya aur mere sar aur dadhi me juein pad gayien. Rasool Allah (s.w.s) ko is ki itilaa ho gai. Aap ne mujhe bula bheja aur Aek naai ko bulaya jis ne mera sar mound diya' phir farmaya: kya tumhare pas qurbani ke liye koi janwar hai? mai ne kaha: mai qurbani ki istetaat nahi rakhta. phir aap ne mujhe hukum diya ke (3-din) ke roze rakhon ya che miskeenon ko khana khilaon' har do miskeenon ko Aek saae' us waqt Allah tala ne ye ayat nazil farmai: "Faman kana minkum marizon au bihi azan min raasihi" phir is ayat ka hukum tamam musalmanon ke liye aam ho gaya. 20

20۔ احکام اسلامی کے مطابق مناسک میں قربانی ادا کرنے کے بعد سر منڈھانے کا حکم ہے لیکن آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ کا سر قربانی سے پہلے منڈھوایا اسطرح حضور کا یہ عمل شریعت میں آپ کے اختیار کا مظہر ہے۔

شعر تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
شریعت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
عبادت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تیرے کوچہ میں ہونا دفن جنت اس کو کہتے ہیں

(21) حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کی مرضی سے ہر سال حج فرض نہیں قرار دیا گیا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

(کتاب المناسک:. باب الْحَجّ)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔2391)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ایک شخص نے سوال کیا؟ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم ہر سال۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام خاموش رہے تو اُس نے اپنے سوال کا تین مرتبہ اعادہ کیا۔ بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔آپ نے فرمایا جس بات سے میں صرفِ نظر کروں تو اس پر اصرار نہ کرو پہلے نبیوں کے امتی اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اسکے کرنے سے رک جاؤ۔

Hazrath Abu Bakr Rz riwayat karte hain ke Rasool Allah (s.w.s) ne qutba dete huwe farmaya Allah tala ne tum par Haj farz kiya hai lihaza tum haj karo. Aek shaqs ne sawal kiya? ya Rasool Allah har saal ye sun kar nabi alaihisalam qamosh rahe to us ne apne sawal ka (3-martaba) iaada kiya. bad me aap ne farmaya agar mai haan keh deta to har saal haj tum par lazim ho jata jo tumhari istetaat se bahar hota. aap ne farmaya jis baat se mai sarf e nazar karon to is par israr na karo pehle nabiyon ke ummati apne nabiyon se sawalat ki kasrat aur iqtilaf ki waja se halak huwe jab mai tumhe kisi baat ka hukm doon to istitaat ke mutabiq amal karo aur jab kisi baat se mana karon to uske karne se ruk jaao. 21

21۔ اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ شریعت کے امور میں حضور کی مرضی کا نہ صرف دخل ہے بلکہ آپ کی مرضی کے مطابق شریعت مطہرہ کی تدوین ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیلًا فرمایا یعنی لوگوں پر اللہ کی خوشنودی کیلئے حج کرنا فرض ہے اگر وہ استطاعت رکھتے ہوں مگر حضور چاہتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور آپ کا حکم اللہ کا ہی حکم ہے:۔

شعر وہ دہن جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام (اعلیٰ حضرت)

(22) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ایک صحابی کو صرف دو وقت نماز پڑھنے کا اذن دیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا صَلٰوتَیْنِ فَقَبِلَ ذٰلِکَ مِنْهُ

(مسند احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ۔ حصہ اوّل)

ایک صحابی (قبل قبولیت اسلام) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات پر ایمان لائے کہ میں صرف دو ہی وقت کی نمازیں پڑھا کروں گا۔رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اِس کی اجازت دے دی۔

Ek sahab Huzur (s.w.s) ki baargah me hazir huwe aur is shart par imaan laye ke mai sirf do hi waqt ki namazein padha karon ga. 22

22۔ یہ حدیث سرکار دو جہاں کے شرعی اختیارات کا شاہکار ہے۔سبحان اللہ معراج شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی امت کیلئے پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائیں لیکن حضور کو اختیار ہے کہ اس میں اپنی مرضی سے کچھ چھوٹ بھی عنایت فرمائیں۔چنانچہ اس حدیث کے مطابق آپ نے صرف دو نمازیں ادا کرنے کی اجازت دیدی اور تین نمازیں ان کے لئے معاف فرمادیں۔

(23) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی آمد پر حالتِ نماز میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امامت کا مصلّٰی چھوڑنا اور حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کا امامت فرمانا

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا
مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ
إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ
وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ
الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ
إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى
قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ
حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ
فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ
فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ
يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ
فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ
شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ
لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ
اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ
مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ
مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(كتاب الصُّلحِ:. باب مَاجَآءَ فِي الِاصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ)

(بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔1675)

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر اُن کی جانب تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ گئے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی۔ چونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم آ گئے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن اُنہوں نے دیکھا تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم اُن کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے، یہاں تک کہ صف میں آ ملے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آ جائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو اُسے سنے گا متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم سے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

Abu Hazim ne Hazrath Sahal Bin Saad Rz se riwayat ki hai ke Umar Bin Aouf ke logon ka apas me jhagda ho gaya to nabi kareem (s.w.s) apne ashab ko le kar un ki janib tashreef le gaye chunache namaz ka waqt ho gaya aur nabi e kareem (s.w.s) abhi pahunche nahi the aur hazrath Bilal agaye the to hazrath Bilal ne namaz ke liye Azan kahi. chunki nabi kareem (s.w.s) tashreef farma nahi huwe the to wo hazrath Abu Bakr Rz ki qidmat me hazir ho kar arz guzar huwe ke nabi kareem (s.w.s) ko kisi cheez ne rook liya aur namaz ka waqt ho gaya hai to kya aap logon ki imamat farmayien ge? farmaya ke haan agar tum chahte ho. Pus namaz khadi huwi aur hazrath Abu Bakr Rz age hu gaye. phir nabi kareem (s.w.s) a gaye aur aap safoun me se guzarte huwe pehli saf me a khade huwe. logon ne taaliyan bajaien, yahan tak ke jab ziyada bajane lage magar hazrath Abu Bakr Rz namaz me idhar udhar dekha nahi karte the lekin unho ne dekha to nabi e kareem

(s.w.s) un ke peeche the chunache aap ne hath se ishara kiya aur unhe usi tarha namaz padhate rehne ka hukum farmaya: Hazrat Abu Bakar Rz ne apna hath uthaya, Allah ka shukr ada kiya aur ulte paoun peeche a gaye, yahan tak ke saf me a mile aur nabi kareem (s.w.s) ne age badh kar logon ki namaz padhai. jab aap farigh ho gaye to logon ki janib mutawajjeh ho kar farmaya: Aey logo jab namaz me koi baat aajae to tum taaliyan bajane lagte ho halanke tali bajana aurton ke liye hai jo namaz me koi baat dekhe to chahiye ke subhanallah kahe kiyonke jo use sune ga mutawaje ho jaye ga. Ae Abu Bakar Rz! tumhe logon ko namaz padhane se kis cheez ne roka jabke mai ne ishara kar diya tha? arz guzar huwe ke Ibne Qahafa ki ye majal nahi hai ke nabi e kareem (s.w.s) ke aage ho kar namaz padhae. 23

23۔ بخاری شریف کی اس حدیث سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اور عمل دونوں آشکار ہوئے کہ اللہ کی بارگاہ میں حالتِ نماز میں اور وہ بھی مُصَلّیٰ امامت پر حضور تشریف لا لینے کے بعد امامت کرنے کو انھوں نے سوئے ادبی اور گستاخی سمجھا اور جماعت صحابہ نے جو پیچھے اقتداء کر رہی تھی اپنی ہتھیلیوں کی پشت پر بجا کر انھیں حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کی آمد سے آگاہ کیا اور وہ فوراً امامت کا مُصَلّیٰ چھوڑ کر بحیثیتِ مقتدی پیچھے آ گئے اور بعد صلوٰۃ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کے دریافت کرنے پر یہ عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں کہ حضور کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

(24) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم چاہتے تو نمازِ تراویح بھی فرض ہو جاتی

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى
فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ
لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ
لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ
صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ
عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(کتاب الصلوٰۃ: باب قِیَامِ شَھرِ رَمَضَانَ)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔1221)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنایا اور کئی راتوں تک مسلسل اس میں نماز پڑھتے رہے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نماز میں شرکت کی۔لیکن ایک شب رسول اللہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آواز نہ سن کر صحابہ نے خیال کیا کہ آپ محو استراحت ہیں۔اِس لیے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھنکارنا شروع کیا تا کہ ہماری آواز سن کر سرکار صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لے آئیں۔اس موقع پر سرکار صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حجرہ سے باہر تشریف لاکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ مجھے تمہاری کیفیت اور حالات سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔اور اگر تم پر یہ نماز (تراویح) فرض ہو جاتی تو تم اسکے لیے (آسانی سے) کھڑے نہ ہوتے۔لہٰذا اے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) تم اسکو اپنے گھروں میں پڑھو۔انسان کی افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)۔

Hazrath Zaid Bin Sabit riwayat karte hain ke Rasool Allah (s.w.s) ne masjid mai chatai ka Aek hujra banaya aur kai raton musalsal is mai namaz padhi aur bahut se sahaba ne bhi namaz me shirkat ki. lekin Aek shab Rasool Allah ki awaz na sun kar sahaba ne qiyal kiya ke aap su gaye hain. is liye baaz sahaba ne khankarna shuru kiya ta ke hamari awaz sun kar sarkar hujra eshareefa se bahar a jaien. is mauqe par sarkar ne hujre se bahar akar sahaba se farmaya ke mujhe tumhari ye kaifiyat aur halat se waqifyat hai mujhe ye qauf huwa ke kahein tum par farz na ho jaye aur agar tum par ye namaz (taraweh) farz ho jati to tum iske liye (asani se) khade na hote lehaza use sahaba tum apne gharon me padho insan ki afzal tareen namaz faraiz ke elawa uske ghar me hai (yane ghar me namaz padhna afzal hai). 24

24۔ حدیث مذکورہ میں یہ بات بیان ہوئی کہ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حجرہ میں رہتے ہوئے بھی باہر صحابہ کی کیفیت اور حالات سے باخبر رہتے آپ نے اس رات قصداً نمازِ تراویح حجرہ میں ادا فرمائی کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے معلوم ہوا کہ آپ کا منشاء نہ ہونیکی وجہ فرضیت کا حکم نہیں ہوا۔

(25) حالتِ روزہ میں ایک صحابی کی غلطی اور حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کا اختیار

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کتاب الصوم: باب إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

(صحیح بخاری شریف۔ حدیث نمبر:۔1806)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم میں مارا گیا۔ فرمایا کیا ہوا؟ بتایا میں روزہ کے دوران اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے کچھ توقف فرمایا۔ ہم بھی خاموش رہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے پاس ایک ٹوکری کھجوروں کی لائی گئی جسے عربی زبان میں عرق کہتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا سائل کہاں ہے؟ عرض کیا میں ہوں، فرمایا اسے لے جاؤ اور بانٹ دو۔ اس نے پوچھا کیا اسے دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو؟ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں۔ اے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم۔ مدینہ منورہ کے ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان میرے اہل وعیال سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم مسکرا دیئے حتیٰ کہ سامنے کے دندان مبارک دکھائی دیے۔ پھر فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

Abu Huraira Rz riwayat karte hain ham Rasool Allah (s.w.s) ki qidmat me baithey hue the Aek shaqs aya aur kahne laga ya Rasool Allah (s.w.s) mai mara gaya farmaya kya huwa? bataya mai **(roze)** ke dauraan apni biwi se jima kar baitha houn. aap ne farmaya tumhare paas koi gulam hai jise tum azad kar sako. arz kiya nahi. farmaya do mahine lagataar roze rakh sakte ho kaha nahi. farmaya **(60)** miskeenoun ko khana khila sakte ho. bola nahi aap ne kuch tauquf farmaya hum bhi qaamosh rahe. Rasool Allah (s.w.s) ke paas Aek toukra khajouroun ka laya gaya jise arq kehte hain. farmaya saail kahan hai? arz kiya mai houn. farmaya ise le jaao aur baant do. us ne poocha kya use doon jo mujh se ziyada muhtaj ho? Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya haan. Aai Rasool madina in dono sanglaq maidanoun ke darmiyan mere ahl o ayaal se badh kar koi muhtaj nahi. **Rasool Allah (s.w.s) muskura diye hatta ki samne ke dant dikhai diye phir farmaya jaao apne ghar waloun ko khila do. tumhara kaffara ada ho jaye ga.** 25

25۔ حالتِ روزہ میں صحابی کی خطا کو کفارہ سے مستثنٰی قرار دیکر سرکار نے اپنے کرم خاص سے ان کی خطا کی معافی کیلئے کھجوروں کا ٹوکرا نہ صرف انھیں عطا کیا بلکہ خود ان کو اپنے اہل وعیال کیساتھ وہ کھجور کھانے کی اجازت دیدی۔

شعر کسی آئین کی پابند نہیں دین اُن کی
چاہتے ہیں تو خطاؤں پہ عطا کرتے ہیں

(26) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ایک صحابی کو چھ مہینے کی بکری کی قربانی کی اجازت دی

حدثنا مسدد حدثنا خالد بن عبد الله حدثنا مطرف عن عامر عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال ضحى خال لي يقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم شاتك شاة لحم فقال يا رسول الله ان عندي داجنا جذعة من المعز قال اذبحها ولن تصلح

لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ
لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ،
وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ
وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ
قَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ
وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عِنْدِي جَذَعَةٌ
وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ
وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

(کتاب الاضاحی.. باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم لِأَبِي بردہ رضی اللہ عنہ)

(صحیح بخاری۔ حدیث نمبر:۔519)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ یہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰہ علیک وعلی آلِک وَسَلَّمْ! میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کردو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پالیا۔

Hazrat Bara Bin Azib Rz farmate hain ke mere qalu hazrat Abu Burda ne namaz-e- eid se pehle qurbani kar li to rasool Allah (s.w.s) ne in se farmaya ke tumhari wo bakri gosht ke liye hui. ye arz guzar hue. ya rasool Allah (s.w.s)! mere paas ek muta taza che maah ka bachcha hai. farmaya ke isi ko zubah kar do aur tumhare siwa kisi ke liye aisa karna durust na ho ga. phir farmaya ke jis ne namaz se pehle qurbani ki to us ne apne liye ki aur jis ne namaz ke baad qurbani di to is ki qurbani mukammal hui aur us ne musalmanu ke raaste ko pa liya. 26

26۔ حدیثِ ہذا میں نماز سے پہلے قربانی کرنے کی ممانعت کا ذکر ہے اور ایک صحابی سے جب ایسی غلطی سرزد ہوئی تو رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّم نے ان کے پاس موجود چھ ماہ کا بکری کا بچہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور یہ صراحت فرمائی کہ کسی اور کیلئے یہ حکم نہیں۔ واضح رہے کہ قربانی کیلئے بھیڑ بکری کی حد عمر ایک سال متعین ہے بعض فقہاء نے یہ فرمایا کہ اگر عمر اس سے کم ہو مگر وہ ایک سال کا دکھائی دیتا ہو تو بھی قربانی درست ہے۔

(27) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے گھر میں دف بجانے کی اجازت دی

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

(كتاب العيدين: باب سنة الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ)

(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔902)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے گھر) آئے میرے پاس دو انصاری لڑکیاں جنگِ بعاث کے دن انصار کے حسن ظن کے متعلق اشعار گنگنا رہی تھیں۔اور یہ لڑکیاں پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطانی ساز اور پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے در دولت اقدس میں؟۔(رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اے ابوبکر ان کو میں نے اجازت دی ہے)اور وہ عید کا دن تھا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

Sayeda Ayesha Rz riwayat karti hain Abu Bakar (mere ghar) aye mere paas do ansari ladkiyan jang-e buaas ke (razmiya) shaer phad rahi thien. aur ye ladkiyan peshawar gane waliyan na thien. Abu Bakar Rz ne farmaya ye shaitani saaz aur phir rasool Allah (s.w.s) ki maujoodgi me. (Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya Aai Abu Bakr inko mai ne ijazat di hai) aur woh eid ka din tha. **Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya har qaum ki eid hoti hai aur aaj hamari eid hai.** 27

27۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو قصیدہ کے اشعار جس میں جنگِ بُعاث کا ذکر تھا لڑکیوں نے گا کر سنائے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مزامیر کے ساتھ یعنی آلات موسیقی کے ساتھ سماعت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

نوٹ:۔مزامیر کے ساتھ قصیدے کے اشعار گنگنانے کی اجازت مدینہ شریف کی غیر مکلف بچیوں کیلئے خاص تھی۔

(28) حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے منت کی تکمیل کیلئے بھی دف بجانے کی اجازت دی

١٦٢٤ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ
الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ
بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ
اللهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ
وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا
فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ
هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ
إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا
عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ
أَبُوبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ
ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ
أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ

كتاب المناقب. باب اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَبْنِ الخطاب رضی اللہ عنہ

(جامع ترمذی۔حدیث نمبر:1624)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلّی اللّٰہ علیک وعلی آلِک وَسَلَّمْ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ رسول اکرم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجاو رنہ نہیں۔ چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اکرم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ عنہ)! ضرور تم سے شیطان ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے بجاتی رہی۔ (حضرت) علی رضی اللہ عنہ آئے پھر بھی دف بجاتی رہی۔ پھر (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو بھی بجاتی رہی۔ (لیکن) اے عمر رضی اللہ عنہ! جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔

Hazrath Buraida Rz se riwayath hai ke Rasool akram (s.w.s) kisi gazwe me tashreef le gaye wapasi par ek siyaah (black) rang ki ladki hazir hui aur us ne arz kiya ya Rasool Allah! (s.w.s) mai ne nazar mani thi ke agar Allah tala ne aap ko sahih salamat wapas laye to aap ke samne daf bajaoun gi. Aahazrat (s.w.s) ne farmayaagar to ne nazar mani hai to baja warna nahi. chunache us ne bajana shuru kiya itne me hazrath Abu Bakr Rz tashreef laye wo badastur bajati rahi phir hazrath Ali Rz tashreef laye wo phir bhi bajati rahi. hazrath Umar Rz tashreef laye to us ne daf seiren ke nechey rakha aur us par bait gayi Rasool-e-akram (s.w.s) ne farmaya Ae Umar! tum se shaitaan bhi darta hai. mai baitha hua tha to yeh daf bajati rahi hazrath Abu Bakr Rz Aai bajati rahi hazrath Ali Rz Aai phir bhi daf bajati rahi phir hazrath Usman Rz Aai to bhi bajati rahi (lekin) Ae Umar Rz! jab tum dakhil huwe us ne daf choud diya. 28

28۔ اس حدیث میں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے سامنے لڑکی کا دف بجا کر اشعار گنگنانا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کا سماعت فرمانا ثابت ہے چونکہ اس نے نذر مانی تھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اجازت دی اور اس نے دف بجا کر اشعار گنگنائے۔

(29) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرضِ نسیان کا علاج کیا اور اُنکی جھولی علم سے بھر دی

حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ
عَنْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ
ابْسُطْ رِدَآءَكَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ
فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ
الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ بِهٰذَا وَقَالَ
فَغَرَفَ بِیَدِهٖ فِیْهِ ٭

کتاب العلم: باب حِفظِ العِلمِ
(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔119)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے (چادر) بچھادی۔حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائی اور اسے اس چادر میں ڈال دیا اور فرمایا اسے لپیٹ لو،میں نے لپیٹ لی،اس کے بعد میں کوئی بات نہ بھولا۔

Hazrath Abu Huraira Rz farmate hain mai ne Rasool Allah (s.w.s) ki qidmat me arz kiya ke mai aap se bahot sari baatein sunta hoon. lekin bhool jata hoon. aap ne farmaya apni chadar phailaao mai ne (chadar) bicha di aap ne apne dono hathoun se lap banai aur use us chadar me daal diya aur farmaya ise lapait lo. mai ne lapait li. is ke baad mai koi baat na bhula. 29

29۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرض نسیان یعنی بھولنے کی بیماری کا علاج حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا اور صرف ہاتھ کے اشارے سے ان کے دامن میں کچھ ڈالا اور فرمایا اسے لپیٹ لو اس طرح ان کا حافظہ اتنا قوی کر دیا کہ سب سے زیادہ احادیث کے وہی راوی ہیں۔

(30) حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنے دستِ مبارک کی برکت سے صحابی کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی صحیح کردی

عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

کتاب المغازی. باب قَتْلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ الْحُقَیْقِ

(صحیح بخاری۔حدیث نمبر:1210)

میں نبی اکرم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔آپ نے

فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا۔ تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے جب اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

Mai Nabi-e-kareem (s.w.s) ki qidmath me hazir hua aur sara waqia arz kar diya. aap ne farmaya ke apna paoun phailaao. mai ne phailaa diya to aap ne jab is par apna daste karam phair diya to aisa ho gaya jaise is me sire se koi takleef hui hi na thi. 30

30۔ اس حدیث بالا میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے کس طرح اچھا کر دیا اسکا ذکر ہے کہ سرکار نے پنڈلی پر سے ہاتھ پھیرا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

(31) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے دستِ مبارک کی برکت سے ایک صحابی 120 سال جوان رہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ أَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ۔

کتاب المناقب. باب مَاجَاءَ فِیْ اٰیَاتِ نُبُوَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم وَمَاقَدْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِہٖ

(جامع ترمذی۔ حدیث نمبر:1563)

حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، راوی کہتے ہیں حضرت ابوزید اخطب رضی اللہ عنہ ایک سو بیس سال ۱۲۰ سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

Hazrath Abu Zaid Aqtab Rz se riwayat hai farmate hain nabi-e-akram (s.w.s) ne apna dust-e mubarak mere chehre par phaira aur mere liye dua farmai, Azrah raawi kehtey hain Abu Zaid (120 yrs - saal) Zinda rahe aur un ke sar me sirf chand baal sufaid the. 31

31۔ مذکورہ حدیث شریف میں ایک ایسے صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے جنکے چہرے پر حضور نے اپنا دستِ اقدس پھیرا اور دعا فرمائی نتیجتاً وہ ایک سو بیس سال عمر پانے کے باوجود ان کا چہرہ کبر سنی یعنی ضعیفی کے آثار سے محفوظ رہا اور جوانوں کی طرح شگفتہ رہا اور ان کے سر میں چند ایک سفید بال آئے تھے۔

(32) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کنوئیں کے تھوڑے سے پانی سے 1400 صحابہ کو سیراب فرمایا

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوِيَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

كتاب الانبياء. باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔788)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سَو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کنوئیں کی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہوگئے۔

Hazrath Baraa Bin Aazib farmate hain ke waqia hudebia ke rouz hamari taadad chauda sau (1400) thi. hum hudebia kunwe se pani nikalte rahe yahan tak ke is me pani ka Aek qatra bhi baqi na raha. Nabi kareem (s.w.s) kunwe ki mundair par aa baithe aur pani talab farmaya, is se kulli ki aur wo pani kunwe me daal diya. thodi hi deir baad hum is se pani peene lage, yahan tak ke qoob sairaab huwe aur hamare maweshi bhi sairaab ho gaye. 32

32۔ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دہن مبارک سے نکلا ہوا پانی بھی ایسی برکت والا کہ سوکھے کنویں میں ڈالتے ہی اس کو ایسا جوش ہوا کہ زیرِ زمین سے پانی ایسا اُبلنے لگا کہ چودہ سو صحابہ سیراب ہوئے اور ان کے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

(33) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دو صحابیوں کے ہاتھ کی لاٹھیوں کو روشن فرمایا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ۔

(کتاب الفتن:۔ باب الکَرَامَاتِ)
(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5690)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما اپنی کسی حاجت کے متعلق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ کچھ رات گزر گئی اور وہ سخت اندھیری رات کا وقت تھا۔ جب وہ واپس جانے کے لئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لاٹھی کو دونوں کے لئے روشن کر دیا۔ اور اُس کے اُجالے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور دونوں حضرات اپنی اپنی لاٹھی کے اُجالے میں اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔

Hazrath Anas Rz se riwayat hai ke Hazrath Usaid Bin Huzair Hazrath Ibaad Bin Basheer apni kisi hajat ke mutaliq nabi kareem (s.w.s) ke bargah me guftagu kar rahe the. ke kuch raat guzar gai aur wo saqt andheri raat ka waqt tha. jab wo wapas jane ke liye Rasool Allah (s.w.s) ki bargah se nikle to dono hathon me lathiyan thein. Pus Aek ki lathi dono ke liye roshan ho gai aur us ke ujale me chalte rahe. jab dono ke raste juda huwe to dusre ki lathi bhi roshan ho gayi aur dono hazraat apni apni lathi ke ujale me apne ghar walon tak pahunch gaye. 33

33۔ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے دو اصحاب کے لئے جو رات دیر گئے تاریکی میں اپنے گھر جارہے تھے ان کے ہاتھ کی لاٹھیوں کو ایسا روشن کر دیا کہ سارا راستہ منور ہو گیا اور وہ راستہ آسانی سے طئے کر سکے

شعر چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے (اعلیٰ حضرت)

(34) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کے مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری ہو گئے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ
نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ
وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ
وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ
يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى
تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ أَنَسٍ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

كتاب المناقب. باب مَاجَاءَ فِیْ اٰيَاتِ نَبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم وَمَاقَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ

(جامع ترمذی۔حدیث نمبر:1565)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔

Hazrath Anas Bin Malik Rz se riwayat hai farmate hain main ne rasool akram (s.w.s) ko dekha namaz e asar ka waqt ho chuka tha logon ne wazu ke liye pani talash kiya lekin na paya chunache rasool allah (s.w.s) ke paas wazu ke liye pani laya gaya aap ne dast-e-mubarak us bartan me rakha aur logon ko is se wazu karne ka hukm diya. Hazrath Anas Rz farmate hain mai ne dekha aap ke mubarak ungliyon ke neeche se pani ka fawwara jari tha. logon ne wazu kiya yahan tak ke aaqri aadmi ne bhi wazu kar liya. 34

34۔ ترمذی شریف کی اس حدیث میں مختار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی انگشت ہائے مبارکہ کا وہ معجزہ درج ہے کہ آپ نے تھوڑے سے پانی میں اپنا دستِ اقدس رکھ دیا اور آپ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے فوّارے جاری ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی پوری جماعت نے اس سے وضو کیا۔

(35) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے دستِ مبارک کی برکت سے سوکھی بکری کے تھنوں میں دودھ آ گیا

وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَّهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَ

مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَ
أَبُو بَكْرٍ وَّمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ
دَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ
أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَّتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا
فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ
فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ
خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ
لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَالِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ
لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ
حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ
تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَ
دَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ
فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا
حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ
آخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى
مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَ
ارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ
عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ
فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

(کتاب الفتن:. باب فِی المُعجزات)
(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5689)

حضرت حزام بن ہشام رضی اللہ عنہما، اُن کے والد ماجد، وہ اُن کے جدِ امجد حضرت جیش بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو حضرت اُمِ معبد رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جارہے تھے یعنی آپ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن فہیرہ مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور راستہ بتانے والے عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ تو یہ حضرت اُمِ معبد رضی اللہ عنہ کے خیمے کے پاس سے گزرے اور اُن سے گوشت اور کھوریں خریدنے کے متعلق پوچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کیونکہ لوگ قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خیمے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کے اِے اُمِ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گذار ہوئیں کہ کمزوری کے باعث یہ ریوڑ کے ساتھ نہیں جاسکتی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ یہ اِس بات سے کوسوں دور ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ اِس کا دودھ نکال لیں؟ عرض گزار ہوئیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے وہ منگائی، اُس کے تھنوں پر دستِ مبارک پھیرا، اللہ کا نام لیا عورت کی بکریوں کے لئے دعا فرمائی۔ بکری نے ٹانگیں کھلی کرلیں، دودھ اُتارا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ نے برتن منگوایا جو ایک جماعت کے لئے کافی ہوا۔ اُس میں دوہا کے چھلکنے لگا اور اُوپر جھاگ آ گئے۔ پھر اُمِ معبد کو بلایا کہ وہ شکم سیر ہوگئیں اور اپنے ساتھیوں کو پلایا۔ آخر میں آپ نے خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا۔ پھر اُسے اُن کے پاس چھوڑا، انہیں بیعت کیا اور اُن کے پاس سے کوچ فرما گئے۔

Hazam Bin Hisham, unke walid majid, unke jad e amjad hazrath Jaish Bin Khalid se riwayat hai jo hazrath umm e mabad ke bhai the ke jab Rasool Allah (s.w.s) Macca mukarrama se hijrat karke madina munawara ja rahe the yane aap, hazrath Abu Bakr, hazrath Amir bin fahirah Muala Abu Bakr aur raasta batane wale Abdullah laisi to ye hazrath Umme Mabad ke qaime ke pas se guzre aur un se gosht aur khajooren qareedne ke mutaleq pucha to koi cheez na mil saki kynke log qahat zada the. Rasool Allah (s.w.s) ne qaime ke Aek janib bakri dekhi to farmaya ke use umme Mabad! us bakri ka kya haal hai? arz guzar huwein ke kamzuri ke bais ye rewad ke sath nahi ja sakti. farmaya kya doodh deti hai? arz ki ke ye is bat se koson door hai. farmaya: kya tum ijazat deti ho ke is ka doodh nikal lein? arz guzar huwein. mere ma baap qurban agar aap dekhte hain to nikal lein. Pus Rasool Allah (s.w.s)

ne wo mangai, us ke thanon par dast e mubarak phera, Allah ka nam liya aurat ki bakriyon ke liye dua farmai. Bakri ne taangein khuli kar lein, doodh utara aur jugali karne lagi. Aap ne bartan mangwaya jo Aek jamat ke liye kafi ho. us mai duha ke chalakne laga aur upar jhaag a gaye. phir umme Mabad ko bulaya ke wo shikam sair hu gayein aur apne sathion ko pilaya. Aakir me us ne qud naush farmaya. phir dubara nikala yahan tak ke wo bartan bhar diya. phir use un ke pas choda, unhe bait kiya aur un ke pas se kooch farma gaye. 35

35۔ یہ حدیث شریف مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ ہے جس میں اُمِ مَعبَد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکری کے سوکھے تھنوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے توجہ فرمانے اور دست اقدس سے اُس بکری کو چھو لینے سے اسکے تھن دودھ سے بھر گئے اور دودھ نکالا گیا یہاں تک کہ ایک جماعت کیلئے وہ کافی ہوگیا پھر اُمِ معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شکم سیر ہوکر پی لیا اور پھر ان کے برتن دودھ سے بھر گئے۔

شعر
شجر ہوں حجر ہوں کہ ہوں جانور
سبھی پر حکومت ہے سرکار کی

(36) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے دستِ مبارک کے اشارے سے فتح مکہ کے دن بُت گرا دئے

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ. جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

(کتاب المغازی:۔ باب أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ)

(بخاری شریف۔ حدیث نمبر:۔1425)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ

سَـلَّـم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانۂ کعبہ کے گرد تین سوساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔آپ انہیں اپنی چھڑی سے اشارہ کرتے تو بت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے خودگرتے جاتے۔اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔اور باطل نہ اب نئے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کرآئے گا۔

Hazrath Abdullah Bin Masood Rz farmate hain ke fathe Macca ke rouz nabi kareem (s.w.s) Macca mukarrama me daqil huwe to Qana e kaba ke gird (360-but) rakhe huwe the. Aap inhe chadi marte jo daste mubarak mai thi aur farmate jate ke haq a gaya aur baatil mit gaya. aur baatil na ab naye sire se khada hoga aur na laut kar aaye ga. 36

36۔ شرح بخاری میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جس طرف اشارہ کرتے اُدھر کے بت خود بہ خود گرجاتے۔ایسا لگتا تھا کہ معبودانِ باطلہ بھی نبی برحق کے فرماں بردار ہیں۔

(37) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چھوٹے سے بچے کو شیطان کے قبضے سے آزاد فرمایا

أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُخَبِّثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى

باب:. مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ مِنْ إِيمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ
(سنن دارمی شریف۔المقدمة۔حدیث نمبر:19)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک خاتون اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس نے عرض کی۔اے اللہ کے رسول میرے بیٹے کو جنون لاحق ہوجاتا ہے۔اس پر یہ دورہ صبح اور شام کے وقت پڑتا ہے تو یہ ہمیں بہت تنگ کرتا ہے۔نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اس کے لیے دعا کی تو اس نے قے کردی اور اس کے پیٹ میں سے سیاہ بلی جیسی کوئی چیز نکل کر بھاگ گئی۔

Hazrat Ibn-e-Abbas Rz bayan karte hain ek khatoon apne bete ko le kar Nabi-e-kareem (s.w.s) ki qidmath me hazir hui. us ne arz ki, Ae Allah ke rasool mere bete ko junoon (asraat) lahiq ho jata hai. is par yeh

Hazrat Ibn-e-Abbas Rz bayan karte hain ek khatoon apne bete ko le kar Nabi-e-kareem (s.w.s) ki qidmath me hazir hui. us ne arz ki, Ae Allah ke rasool mere bete ko junoon (asraat) lahiq ho jata hai. is par yeh

37۔ سنن داری کی اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ایسے لڑکے پر دم فرمایا اور سینے پر ہاتھ پھیرا جسکو جنون کے دورے پڑتے تھے لیکن آقا علیہ السلام کے دستِ مبارک کی برکت سے اس کے مرض کا ازالہ ہوا اور اس کے پیٹ سے کسی چیز کے نکل کر بھاگنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ بظاہر مرض کچھ تھا اور باطنی طور پر ستم کچھ نکلا نگاہ نبوت سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا۔

(38) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قبر پر ہری ڈالی لگا کر عذابِ قبر میں کمی فرمادی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ اَوْمَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی كَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا ؛

كتاب الوضوء. باب مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَّا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

(صحیح بخاری۔ حدیث نمبر:213)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مدینہ یا مکہ کے باغات سے گزر فرمایا تو آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان پر عذاب ہو رہا ہے لیکن کوئی بڑے گناہ میں نہیں، فرمایا ہاں ان میں سے ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا

چغلیاں کھاتا تھا پھر آپ نے ایک (ہری) شاخ منگائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں پر رکھ دیا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم. یہ آپ نے کس لیے کیا؟ فرمایا، جب تک سرسبز رہیں گی عذاب میں (بھی) تخفیف ہوتی رہے گی۔

Hazrath Ibn-e-Abbas Rz farmate hain Rasool Allah (s.w.s) madina ya makka ke bagaat se guzre to aap ne do insaano ki aawaz suni jin ko qabar me azaab ho raha tha aap ne farmaya in par azaab ho raha hai lekin koe bade gunah me nahi, farmaya han in me se ek to peshaab (ke chintoun) se parhez na karta tha aur dusra chugliyan khata tha phir aap ne ek (hari) shaaq mangai is ke do tukde kiye aur ek ek tukda donu qabron par rakh diya arz kiya gaya ya rasool Allah (s.w.s) ye aap ne kis ke liye kiya? farmaya (umeed hai) jab tak sar sabz raheingi azab me (bhi) taqfeef (kami) rahe gi. 38

38۔ حدیث مندرجہ بالا میں قبروں کے عذاب سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کا باخبر ہونا اور عذاب کی وجوہات کا علم رکھنا بھی ثابت ہے۔ یہی نہیں بلکہ حضور نے دوسروں کو عذاب سے خبردار بھی کیا اور عذاب میں تخفیف کیلئے تدبیر بھی فرمائی کہ ان قبور پر ہری ڈالیاں لگائی گئیں اس سنت کی پیروی میں اہل سنت و جماعت بعد تدفین قبر پر ہری ڈالی لگاتے ہیں۔ اور چادر گل بھی پیش کرتے ہیں،

(39) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے لعابِ دہن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آشوبِ چشم کو اچھا کر دیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا
يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ
أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ
يُعْطَى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ
فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى

كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

كتاب الجهاد والسير باب دُعَاءِ لِنَّبِيِّ إِلَى الإِسْلَامِ والنُّبُوَّةِ وَاَنْ لَّايتخذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(صحیح بخاری شریف، حدیث نمبر:۔201)

عبدالعزیز ابوحازم کے والد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جنگِ خیبر کے وقت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَ سَلَّم کوفرماتے سنا: یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کودوں گا جس کے ہاتھ پراللہ تعالیٰ فتح دے گا۔لوگ کھڑے ہوگئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کوملتا ہے۔صبح ہوئی تو ہر ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔آپ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا،ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔آپ کے حکم پرانہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگادیا،تو وہ بالکل ٹھیک ہوگئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہوجائیں۔پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔پس خدا کی قسم،اگر تمہاری وجہ سے ایک آدمی کوبھی راہِ ہدایت مل گئی تو یہ متاعِ گراں مایہ (سرخ اونٹوں) سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

Abdul Aziz Abu Hazim ke walid ne hazrath Sahal Bin Saad Rz se riwayat ki hai ke unhoun ne jang-e-khaibar ke waqt nabi-e- kareem (s.w.s) ko farmate suna: ye jhanda ab mai aise shaqs ko dunga jis ke hath par Allah tala fateh dega. Log kahde ho gaye is umeed me ke daikhein jhanda kis ko milta hai. subha hoi to har ek jhanda milne ki umeed rakhta tha. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya **Ali kahan hai?** Arz kiya gaya, Unki Aankhein dukhti hain. Aap ke hukum par inhe bulaya gaya. to aap ne apna **(luaab-e- dahan unki aankhoun mai laga diya)** to woh bilkul theek ho gaye. goya inhe koi shikayat hui hi nahi thi. Aap ne irshad farmaya ke hum in se ladte hain ke woh hamari tarah (musalman) ho jayein. pus jab tum aahistagi se inke maidan me ja pahuncho to inhe islam ki dawat dena aur batana ke khuda ki taraf se in

par kya farz aaid huta hai? pus khuda ki qasam, agar tumhari wajah se ek aadmi ko bhi raah-e-hidayat mil gayi to ye (surq ountoun) se bhi tumhare liye behtar hai. 39

39۔ جنگِ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آشوبِ چشم کے مرض کیلئے حضور نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ فوری ٹھیک ہو گئے گویا جیسے کوئی مرض تھا ہی نہیں۔ اور پھر جنگ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ جھنڈا اسلام کی عظمت کا ایک نشان ہوتا ہے جس کا ذکر بہت سی احادیث میں موجود ہے۔
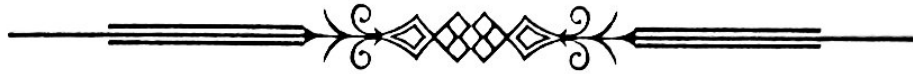
(40) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بہی ہوئی آنکھ کو اپنے دست مبارک سے اچھی کر دی

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ: أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يَدْرِي أَيَّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

(أخرجه أبو يعلى في المسند حديث نمبر: 1549)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہو گئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم سے پوچھا گیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے منع فرما دیا۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہما کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہو گئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے"۔

"Hazrat Qatada Bin Numan Rz se marwi hai ke Guzwa-e- badar ke din (tir lagne se) in ki ankh zaye ho gai aur dheela nikal kar chehre par bah gaya. digar sahaba ne ise kat dena chaha. Jab Rasool Allah (s.w.s) se pucha gaya to aap (s.w.s) ne mana farma diya. phir aap (s.w.s) ne dua farmai aur aankh ko dubara is ke muqam par rakh diya. so hazrat Qatada Rz ki ankh is tarha theek ho gai ke malum bhi no hota tha ke kaun si ankh qarab hai". 40

40۔ غزوہ بدر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ تیر کے ضرب سے بہہ کر رخسار پر اُتر آئی تھی جسکو اصحاب نے منقطع کرنیکا ارادہ بھی کر لیا تھا لیکن حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ نے اپنے دستِ اقدس سے اُسکو اسکے مقام پر رکھدیا اور دعا فرمائی تو وہ ہمیشہ کیلئے نہ صرف اچھی ہوگئی بلکہ یہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ بہہ آئی تھی۔

(41) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے لعابِ دہن سے مریضوں کو شفا ملتی تھی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

كتاب الطّب. باب رُقيةِ النّبيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم

(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔696)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رَب کے حکم سے۔

Hazrat Ayesha Siddiqa Rz se riwayat hai ke nabi-e-kareem (s.w.s) ne mareez se farmaya karte: Allah ke naam se shuru, hamari zameen ki mitti ham me se baaz ke thuk ke saath hamare bimaar ko shafa deti hai hamare rab ke hukum se. 41

41۔ بخاری شریف کی اسی حدیث میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کا ارشاد مبارک ہے آپ بسم اللہ پڑھ کر فرماتے کہ ہماری زمین کی مٹی مریض کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے گویا شفایابی کا مژدہ بارگاہِ رسالت سے ملتا تھا اور شفا ہوتی تھی۔

(42) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّم کی دعا برکت سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر 800 لوگ پیٹ بھر کھائے

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ اَوِ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ سَمّٰى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ فَعَادَتْ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي قَالَ فَاَذِنَ لِي فَجِئْتُ امْرَاَتِي فَقُلْتُ ثَكِلَتْكِ اُمُّكِ قَدْ رَاَيْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَعَنَاقٌ قَالَ فَطَحَنَّا الشَّعِيْرَ وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْتُهَا وَجَعَلْتُهَا فِي الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ الشَّعِيْرَ قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُهُ الثَّانِيَةَ فَاَذِنَ لِي فَجِئْتُ فَاِذَا الْعَجِيْنُ قَدْ اَمْكَنَ فَاَمَرْتُهَا بِالْخَبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَى الْاَثَافِي قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّمَا هِيَ الْاَثَافِيُّ وَلٰكِنْ هٰكَذَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَقُوْمَ مَعِي اَنْتَ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَعَنَاقٌ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ مِنَ الْاَثَافِي وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلٰى بَيْتِ جَابِرٍ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ حَيَاءً لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي ثَكِلَتْكِ اُمُّكِ قَدْ جَاءَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ فَقَالَتْ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَكَ كَمِ الطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَدْ اَخْبَرْتَهٗ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْتُ اَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ صَدَقْتِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَا تَضَاغَطُوْا ثُمَّ بَرَّكَ عَلَى التَّنُّوْرِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ قَالَ فَجَعَلْنَا نَاْخُذُ مِنَ التَّنُّوْرِ الْخُبْزَ وَنَاْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ فَنُثَرِّدُ وَنَغْرِفُ لَهُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ اَوْ ثَمَانِيَةٌ فَاِذَا اَكَلُوْا كَشَفْنَا عَنِ التَّنُّوْرِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَاِذَا هُمَا اَمْلَاُ مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّوْرَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا اَمْلَاَ مَا كَانَا حَتّٰى شَبِعَ الْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا نَاْكُلُ وَنُطْعِمُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُمْ كَانُوْا ثَمَانَ مِائَةٍ اَوْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ اَيْمَنُ لَا اَدْرِي اَيُّهُمَا قَالَ

كتاب المقدمة. باب مَا اُكْرِمَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهٖ

(سنن دارمی شریف۔ حدیث نمبر:43)

حضرت عبدالواحد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّم کی زبانی سنی ہو۔ تاکہ میں اسے آپ کے حوالے سے روایت کرسکوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا غزوہ خندق کے موقع پر ہم

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے ساتھ خندق کھود رہے تھے۔ تین دن تک ہم نے کھانا نہیں کھایا۔ کھانے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ خندق میں ایک سخت پتھر آ گیا۔ میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ یہ ایک پتھر آ گیا ہے جو خندق میں ہے۔ ہم نے اس پر پانی چھڑکا ہے۔ نبی اکرم کھڑے ہوئے۔ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپ نے پھاوڑے یا شاید کدال کو پکڑا اور تین مرتبہ اللہ کا نام لے کر ضرب لگائی تو وہ ریت کے ٹیلے کی مانند ہو گیا۔ جب میں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی یہ کیفیت دیکھی تو میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول آپ اجازت دیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے مجھے اجازت دی میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں روئے۔ میں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو اس عالم میں دیکھا کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ کیا تمہارے پاس کھانا پکانے کے لیے کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میرے پاس جو کا ایک صاع ہے اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے اس جو کو پیسا اور اس بکری کو ذبح کیا۔ میں نے اس کی کھال اتاری اور اسے ہنڈیا میں رکھ دیا۔ میں نے اس جو کو گوندھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں واپس نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے پاس آیا اور کچھ دیر وہاں رہنے کے بعد میں نے آپ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت عطا کر دی۔ میں (گھر آیا) وہ آٹا ٹھہر چکا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کو روٹی پکانے کا حکم دیا اور ہنڈیا کو چولہے پر رکھ دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہمارے ہاں تھوڑا سا کھانا موجود ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ میرے ساتھ چلیں آپ کے ساتھ ایک یا دو اور صاحبان ہو سکتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ارشاد فرمایا وہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے عرض کی جو کا ایک صاع ہے اور ایک بکری ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ارشاد فرمایا تم اپنی بیوی کے پاس واپس جاؤ اور اسے یہ ہدایت کرو کہ وہ چولہے سے ہنڈیا نہ اُتارے اور جب تک میں نہ آ جاؤں تندور سے روٹیاں بھی نہ نکالے۔ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا جابر کے گھر کی طرف چلو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اتنی حیا محسوس ہوئی کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہاری ماں تمہیں روئے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اپنے تمام اصحاب کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ میری بیوی نے مجھ سے دریافت کیا کیا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے جواب دیا: ہاں! وہ بولیں اللہ اور اس کا رسول زیادہ علم رکھتے ہیں۔ تم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہمارے پاس کتنا کھانا موجود ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ سن کر میری الجھن کچھ کم ہوئی اور میں نے کہا تم

نے ٹھیک کہا ہے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تشریف لائے۔آپ اندر تشریف لائے۔پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا ہجوم کی شکل میں نہ آؤ۔پھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تنور اور ہنڈیا کے پاس تشریف فرما ہو گئے اور برکت کی دعا فرمائی۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تندور میں سے روٹیاں نکالنی شروع کی اور ہنڈیا میں سے گوشت نکالنا شروع کیا اور اس کا ثرید بنانا شروع کیا اور لوگوں کو ڈال کے دینا شروع کیا۔نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے حکم دیا ایک پیالے کے اوپر سات یا آٹھ افراد بیٹھ جائیں تو ہم نے تندور سے پردہ ہٹایا اور ہنڈیا سے ڈھکن ہٹایا۔وہ پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے۔ہم اسی طرح کرتے جب بھی ہم تندور کھولتے ہنڈیا سے ڈھکن اٹھاتے تو پہلے سے زیادہ بھرا ہوا پاتے۔یہاں تک کہ تمام مسلمانوں نے کھانا کھالیا اور کچھ کھانا پھر بھی باقی رہ گیا۔نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ہم سے کہا لوگ فاقہ کشی کا شکار تھے اس لئے میں انہیں اپنے ساتھ لے آیا۔اب تم کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس دن کے بعد ہم خود بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی یہ بتایا کہ اس وقت ان لوگوں کی تعداد آٹھ سو تھی۔یا تین سو تھی،(بقولِ راوی)

ziyada ilm rakhte hain. tum ne inhe bata diya tha ke hamare paas kitna khana maujud hai. Hazrath Jabir Rz bayan karte hain ye sun kar meri uljhan kuch kam hui aur mai ne kaha tum ne theek kaha hai nabi-e-akram (s.w.s) tashrif laye. phir aap ne apne saathiyun se irshad farmaya hujum ki shakal mai na aao. phir nabi-e-akram (s.w.s) tandur ke paas aur handiya ke paas baith gaye aur barkat ki dua ki. Hazrath Jabir Rz bayan karte hain ham ne tandur me se rutiyan nikalni shuru ki aur handiya me se gosht nikalna shuru kiya aur is ka suraid banana shuru kiya aur logon ko daal ke dena shuru kiya. nabi-e-akram (s.w.s) ne hukum diya ek piyaley ke upar saat ya aath afraad baith jaein to ham ne tandur se parda hataya aur handiya se dhakan hataya. wo pehle se ziyada bhare hue thay. hum isi tarha karte rahe jab bhi hum ne tandur khulte handiya se dhakkan uthate to pehle se ziyada bhara hua pate. yahan tak ke tamam musalmanon ne khana kha liya aur kuch khana phir bhi baqi rah gaya. nabi-e- akram (s.w.s) ne hum se kaha log faqa kashi ka shikar the is liye mai inhe apne sath le aaya. ab tum khaoo aur dusron ko bhi khilaao. Hazrath Jabir Rz bayan karte hain is din ke baad ham khud bhi khate hain aur dusron ku bhi khilate hain. rawi bayan kartay hain hazrat Jabir Rz ne mujhe bhi ye bataya ke is waqt in logon ki tadaad aath sau thi. (rawi ko shak hai ya shayad) ye alfaz hain aat sau thi. 42

42۔ سنن دارمی کی یہ طویل حدیث ہے۔ جس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق میں میں نے حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے پیٹ پر پتھر بندھا دیکھا (عرب میں حالت فاقہ میں لوگ پیٹ پر ایک خاص قسم کا پتھر باندھتے تھے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ حضور فاقہ سے ہیں لہٰذا اپنی بیوی سے گھر پہونچ کر یہ حال سنایا تو انھوں نے کہا کہ تھوڑا سا آٹا گھر میں ہے حضور کیلئے روٹیاں بناتی ہوں اور ایک بکری کا بچہ ہے اسکا سالن بناتی ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم سے عرض کیا کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور ساتھ میں دو یا تین آدمی چل سکتے ہیں۔ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے تمام اصحاب سے چلنے کو فرمایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لاکر آٹے میں اور سالن میں برکت کی دعا کی۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اس تھوڑے سے آٹے اور سالن سے آٹھ سو 800 یا 300 آدمی پیٹ بھر کر کھائے۔

(43) حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی دعا سے مدینہ منورہ میں مکہ شریف سے دگنی برکتیں نازل فرمائی گئیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ۔

(کتاب العمرة:. باب الْمَدِيْنَةِ تَنْفِي الْخبث)

(صحیح بخاری شریف۔ حدیث نمبر: 1758)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا۔ اے اللہ جو برکت تو نے مکے میں رکھی ہے۔ مدینہ میں اُس سے دگنی برکت عطا فرما۔

Anas Rz riwayat karte hain rasool Allah (s.w.s) ne farmaya. Aai Allah jo barkat tu ne Makke Mukarrama me rakhi hai. Madine me is se dugni barkat ata farma. 43

43۔ حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ شریف میں مکہ سے دوگنی برکتوں کیلئے دعا فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ قرب قیامت میں تمام عالم سے اہل ایمان مدینہ میں جمع ہوں گے اور حدود مدینہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔

(44) حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دعا سے غزوہ تبوک میں کھانے میں برکت ہوئی

وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ شَكَّ الْاَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلُوْا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهٗ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَ فَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۰-۴۰۱۰-۱۲۵۳۵)

کتاب الایمان. باب دَلِيْلِ عَلَىٰ اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

(صحیح مسلم شریف۔حدیث نمبر:۔138)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور چربی کا تیل بنالیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجئے اور اس پر برکت کی دعا کیجئے، اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ٹھیک ہے اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے برکت کی دعا فرمائی پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے یہ دیکھ کر فرمایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔

Hazrath Abu Huraira Rz ya hazrath Abu Sayeed Qudri Rz ne bayan farmaya ke gazwa e tabook ke safar me logon ko saqt bhook lagi hui thi. sahaba-e kiram ne arz kiya ya Rasool Allah! (s.w.s) agar aap hame ijazat dein to hum pani lane wale oontoun ko zubah kar ke kha lein aur charbi ka tail bana lein. Rasool Allah (s.w.s) ne ijazat de di. itne me hazrath Umar Rz a gaye aur arz kiya ya Rasool Allah! (s.w.s) agar aap ne aisa kiya to sawariyan kam ho jaaiengi. albatta aap logon ka bacha hua khana mangwa lijiye. aur is par barkat ki dua kijiye. Allah tala se umeed hai ke wo barkat ata farmayega. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya: theek hai aur ek chamde ka dastar quwan bicha diya. phir logon ka bacha huwa khana mangwaya. koi shaqs apni hateli me jawar aur koi khajoorein aur koi roti ke tukde liye chala a raha tha. ye sab chezein mil kar bahot thodi miqdaar me jama huwien. Rasool Allah (s.w.s) ne barkat ki dua farmai. phir Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya ke sab apne apne bartanoun me khana bhar lein. chunache tamam logon ne apne apne bartan bhar liye. yahan tak ke lashkar ke tamam bartan bhar gaye aur sab ne mil kar khana khaya. aur sair ho gaye aur khana phir bhi bach gaya. Rasool Allah (s.w.s) ne yeh dekh kar farmaya! mai gawahi deta hoon ke Allah tala ke siwa koi ibadat ka mustahiq nahi aur ye ke mai Allah tala ka rasool hoon. aur jo shaqs bhi is kalme par yaqeen ke saath Allah tala se mulaqaat karega wo shaqs jannati hoga. 44

44۔ غزوۂ تبوک میں حالتِ سفر میں لوگ بھوکے تھے اور کھانے کا سامان ختم ہوگیا تھا اب اونٹوں کو ذبح کرنے کی تجویز تھی ایسے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ سے معروضہ کیا کہ یارسول اللہ جسکے پاس جو کچھ کھانے پینے کی چیزیں بچی ہیں آپ ان پر برکت کی دعا فرمایئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے منظور کرلیا لوگ اپنی ہتھیلیوں میں جو کچھ کھجور، روٹی کے ٹکڑے لاکر رکھ دیئے حضور نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور صحابہ سے فرمایا کہ سب کھالیں اور اپنے اپنے برتن لاکر بھرلیں چنانچہ سارے صحابہ نے پیٹ بھر کھایا اور برتن بھی بھر لئے اس کے باوجود بہت کچھ بچ گیا۔

(45) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی دعا سے پیدائشی نابینا صحابی کو بینائی عطا ہوئی

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِيَ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ غَيْرُ الْخَطْمِيِّ۔

کتاب الدعوات. باب فِی دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وَتَعَوُّذِہٖ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃ

(جامع ترمذی۔ حدیث نمبر:۔1504)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ

سلّم نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو **"اللھم انی اسألک وا توجہ الیک" الخ......** یا اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْک وَآلک وَ سَلَّم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تا کہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ! تو میرے بارے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی شفاعت قبول فرما۔

Hazrath Usman Bin Haneef Rz se riwayat hai Aek nabina shaqs nabi-e-akram (s.w.s) ki qidmat me hazir huwa aur arz kiya Allah tala se dua kijiye ke mujhe shifa ata farmaye. aap ne farmaya chaaho to dua maango aur agar chaaho to sabr karo ye tumhare liye behtar hai. Rawi farmate hain nabi-e-akram (s.w.s) ne hukm diya ke achi tarha se wazu kar ke ye duwa maango "Allahumma Inni Asaluka Tawajju ilaika" ya Allah! mai tere nabi-e-rehmat hazrath Muhammed e Mustafa (s.w.s) ke waseele jaleela se teri taraf tawajjoh karta hoon ya Rasool Allah! mai aap ke waselay se apne rab ki taraf apni is hajat ke baray me mutawajje hoon ta ke woh puri ho jaye ya Allah! tu mere baray mai huzoor (s.w.s) ki shafaet qubool farma. 45

45۔ اس حدیث میں وارد ہیکہ نابینا صحابی کی خواہش پر حضور نے ان کے لئے شفا کی دعا انھیں پڑھائی جس میں خود حضور نے اپنے وسیلہ سے اور (یا نداء) یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے الفاظ کے ساتھ دعا پڑھائی جو ابن ماجہ اور مسند احمد میں مذکور ہیں اور اللہ تعالٰی نے اس صحابی کو بینائی سے سرفراز کیا۔

(46) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی دعا سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر کھانے میں برکت ہوئی

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ
اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ
مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ
صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ
فِیْہِ الْجُوْعَ فَہَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا
مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّہَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ
ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا

(كتاب الاطعمه: باب مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ)

(صحیح بخاری۔حدیث نمبر:۔348)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے، گویا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا ڈوپٹہ لے کر اُس کے ایک حصے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی

ڈوپٹہ لے کر اُس کے ایک حصّے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی ڈوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب روانہ کردیا وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں لے کر گیا تو دیکھا کہ شمع رسالت مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور ارد گرد چند پروانے موجود ہیں۔ میں اُن کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانا دیکر؟ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہوجاؤ۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں اُن کے آگے روانہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ پہنچا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہؓ استقبال کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جا پہنچے۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دونوں آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوگئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا! جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کردیں۔ آپ نے اُنہیں توڑنے کا حکم دیا اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا پھر اُس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے شکم سیر ہوکر کھالیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اور اجازت دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھالیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد دس آدمیوں کو اجازت دی گئی اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب شکم سیر ہوکر کھانا کھالیا اور کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی۔

Hazrath Anas Bin Malik Rz farmate hain ke Hazrath Abu Talha Rz ne meri walidae majida hazrath Umme Sulaim se farmaya ke mai ne Rasool Allah (s.w.s) ki awaz suni hai jis me zuaf mahsus huta hai, goya ye bhook ki waja se hai. Pas kya tumhare pas khane ke liye kuch hai? unho ne jau ki kuch rotiyan nikalein, phir apna dupatta lekar us ke aek hissay me wo rotiyan lapet dein aur unhe mere kapde ke neche chupa diya aur baqi dupatta mere upar daal kar mujhe Rasool Allah (s.w.s) ki janib rawana kar diya wo farmate hain ke mai inhe le kar gaya to dekha ke shama risalat masjid nabwi me jalwa afroz hai aur girda gird chand parwane maujud hain. Main un ke paas ja khada huwa to Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya ke tumhe Abu Talha ne bheja? Mai ne isbaat me jawab diya. farmaya. khana dekar? Unka bayan hai ke mai ne haan kaha? Pus Rasool Allah (s.w.s) ne Ahle majlis se farmaya ke khade ho jao. chunache wo chal pade aur mai un ke aage rawana ho

gaya. yahan tak ke hazrath Abu Talha Rz ke paas a pahuncha. Hazrath Abu Talha Rz ne kaha: Aai Ume Sulaim! Rasool Allah (s.w.s) kuch logon ko sath lekar hamare gareeb qane par tashreef la rahe hain aur hamare paas itna khana nahi hai ke inhe khila sakein unho ne jawab diya ke Allah aur uska Rasool hi behtar jante hain. Pus Hazrath Abu Talha Rz isteqbal ke liye chal pade yahan tak ke Rasool Allah (s.w.s) tak ja pahunche. Pus Hazrath Abu Talha Rz aur Rasool Allah (s.w.s) dono aage badhe. yahan tak ke ghar me daqil ho gaye. Pus Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya: Aai Ume Sulaim! jo kuch tumhare paas hai use le Aao. unho ne wahi rootiyaan pesh kar dein. aap ne inhein toodne ka hukum diyan aur ghee daal kar malida bana diya gaya phir us par jo Allah tala ne chaha wo Rasool Allah (s.w.s) ne padha. phir farmaya ke das aadmiyon ko khane ki ijazat de do pas inhe ijazat di gai to unho ne shikam sair ho kar kha liya aur chale gaye. phir farmaya ke das aadmiyon ko aur ijazat do. pas inhe ijazat di gai to unho ne bhi peet bhar kar kha liya aur chale gaye. is ke baad das aadmiyon ko ijazat di gai is tarha jitne bhi hazrat the sab shikam sair ho kar khana kha liya aur khane walon ki tadad assi thi. 46

46۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے تھوڑے سے روٹیوں میں گھی ڈال کر مالیدہ بنوایا اور دعا فرمائی اور اپنے ساتھ جو صحابہ آئے تھے ان میں دس دس کو کھانے کا حکم دیا یہاں تک کہ سارے لوگ کھا لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی۔

(47) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دعا سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے تھوڑے سے کھجوروں میں برکت ہوئی

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ
حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ
دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا
يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

كتاب الانبيآء: باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَام

(صحیح بخاری شریف۔حدیث نمبر:۔791)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر بار قرض تھا۔پس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ ہی چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تا کہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد پھرے اور دعا کی۔پھر دوسری ڈھیری کے۔اس کے بعد ایک ڈھیری پر تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

Hazrath Jabir Rz farmate hain ke mere walid muhtram wafat pa gaye aur unke upar qarz tha. pus mai nabi e kareem (s.w.s) ki qidmat me hazir ho kar arz guzar huwa ke mere walid majid ne peeche qarza hi chouda hai. aur mere pas kuch bhi nahi ma siwa e jo khajoor ke daraqton se paidawar hasil hoti hai. aur un se kai saal me bhi qarz ada nahi hoga. aap mere sath tashreef le chalen ta ki qarzdaar mujh par saqti na karein. pus aap khajoor ke dheron me se Aek dheri ke gird phire aur duwa ki. phir dosri dheri ke gird phire. is ke bad Aek dheri par bait gaye. aur farmaya: qarz qwahon ko map kar dete jao. pus sab qarz

qwahon ka qarz pora ada kar diya gaya. aur itni khajooren hi bachi rahien jitne qarz me di thien. 47

47۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد کے انتقال کے وقت ان کے والد کا چھوڑا ہوا قرض اُن کے ذمہ تھا انھوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم سے عرض کیا کہ میرے پاس کھجور کے سوا کچھ بھی نہیں آپ کچھ ایسا کیجئے کہ قرض داروں سے راحت ملے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم ساتھ تشریف لے گئے اور کھجور کی ڈھیریوں کے گرد دُعا فرمائی اور ایک ڈھیری پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے حکم دیا کہ قرض داروں کی ادائی کر و میں ماپ کر دیتا رہا یہاں تک کہ پورا قرض ادا ہو گیا اور اتنے کھجور بچ گئے جتنا قرض میں دیا تھا۔

(48) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی دعا سے سست اونٹنی تیز رفتار ہو گئی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(کتاب الفتن:. باب فِی المُعْجَزات)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5660)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت میں جہاد کیا اور میں اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا اور اُس سے چلا نہیں جا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے آ ملے اور فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ تھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیچھے ہوئے، ڈانٹا اور دعائے برکت فرمائی۔ اُس وقت سے وہ اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت بہتر کیونکہ آپ کی برکت اسے پہنچ گئی ہے۔ فرمایا کہ کیا تم ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھوں فروخت کرتے ہو؟ میں نے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سوار رہوں گا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اگلے روز میں اونٹ کو آپ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے قیمت عطا فرما دی اور وہ بھی مجھے واپس دے دیا۔

Hazrath Jabir Rz se riwayat hai ke mai ne Rasool Allah (s.w.s) ki maaiat me jihad kiya aur mai oont par sawar tha jo thak gaya tha aur us se chala nahi ja raha tha ke nabi kareem (s.w.s) mujh se a mile aur farmaya: tumhare oont ko kya huwa hai? arz guzar huwa ke thak gaya hai. Pus Rasool Allah (s.w.s) peeche huwe, danta aur duwa e barkat farmai. us waqt se wo oonton ke aage chalne laga. chunache mujh se farmay ke tum apne oont ko kaisa pate ho? arz guzar huwa ke bahut behtar kyunki aap ki barkat use pahunch gai hai. farmaya ke kya tum Aek Oqiya ke badle mere hathon faroqt karte ho? mai ne is shart par baich diya ke madina munawwara tak us ki peeth par sawar rahun ga jab Rasool Allah (s.w.s) madina munawwara me jalwa afroz huwe to agle roz mai oont ko aap ki qidmat me le gaya. aap ne qeemat ata farma di aur wo bhi mujhe wapas de diya. 48

48۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے اور واپسی میں ان کا اونٹ تھک کر برابر چل نہیں رہا تھا حضور نے اس کے لئے دعا فرمائی اور وہ اونٹ سب سے آگے چلنے لگا۔ حضور کی دُعا کی برکت سے اس کی رفتار ہی بدل گئی اور وہ سب سے تیز چلنے لگا۔

(49) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی پھونک نے صحابی کا زخم اچھا کر دیا

وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ھٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُھَا حَتَّی السَّاعَۃِ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

(کتاب الفتن:. باب فِی الْمُعْجِزَاتِ)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5634)

حضرت یزید بن ابوعبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا اے ابو مسلم! یہ کیسی ضرب ہے؟ فرمایا کہ وہ زخم ہے جو مجھے غزوۂ خیبر کے روز آیا تھا۔لوگوں نے کہا کہ سلمہ کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔پس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھونک ماری تو مجھے اب تک اِس کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

Yazeed Bin Abu Ubaid se riwayat hai ke mai ne hazrath Salma Bin Akue Rz ki pindli me zaqm ka nishan dekha to arz guzar huwe Ae Abu Muslim! ye kaisi zarb hai? farmaya ke wo zaqm hai jo mujhe gazwa e qaibar ke roz aya tha. logon ne kaha ke Salma ko badi takleef pahunchi hai. pus mai nabi kareem (s.w.s) ki bargah me hazir huwa to aap ne (3-dafa) is par phoonk mari to mujhe ab tak is ki koi taklif nahi huwi. 49

49۔صحابی رسول حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی زخمی دیکھی تو ان سے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ یہ زخم جنگِ خیبر کے موقع پر آیا تھا۔جب حضور کی بارگاہ میں پہنچ کر تکلیف کا اظہار کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تین دفعہ اس پر پھونکا اور وہ زخم بالکل اچھا ہو گیا اور تکلیف ختم ہو گئی۔

(50) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دعا سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دوبار پھل دینے لگا

وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

(کتاب الفتن:. بَابُ الْکَرَامَاتِ)

(مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر:۔5698)

حضرت ابوخلدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ اُنہوں نے دس سال خدمت کی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے لئے دعا فرمائی تھی، لہٰذا اُن کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اُس میں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی۔

Abu qulda ka bayan hai ke mai ne Abu Al Aliya se kaha ke kya Hazrath Anas nabi e kareem (s.w.s) se kuch suna hai? farmaya ke unho ne (10-Saal) qidmat ki aur nabi kareem (s.w.s) ne un ke liye dua farmai thi, lehaza un ka baagh saal me do dafa phal deta tha aur us me se mushk jaisi qushbu aya karti thi.50

50۔ ایک صحابی کے لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی تھی تو روایات میں مذکور ہے کہ ان کا باغ سال میں دو مرتبہ ثمرہ دیتا تھا اور اس میں سے مشک کے مانند خوشبو بھی آئی تھی۔ آقا علیہ السلام کی دعا کی برکت سے درختوں کو ایک سال میں دو مرتبہ پھل آنے لگے تھے۔

(51) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کے بلانے پر درخت کے گچھے کا آنا اور گواہی دینا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ

کتاب المناقب. باب مَاجَاءَ فِی اٰیَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَمَاقَدْخَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

(جامع ترمذی۔ حصہ دوّم۔ حدیث نمبر:۔1562)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کے پاس آگرا، پھر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا واپس ہو جاؤ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا۔

Hazrath Ibn-e-Abbas Rz se riwayat hai ek airabi nabi (s.w.s) ki qidmat me hazir huwa aur kahne laga mujhe kaise maloom ho ke aap nabi hain? aap ne farmaya agar mai khajur ke us daraqt ke us guche ko bulaaon to woh gawahi dega ke mai Allah tala ka Rasool hoon, phir aap ne use bulaya to woh daraqt se utarne laga yahan tak ke nabi-e-akram (s.w.s) ke paas a gaya phir aap ne farmaya wapas ho jaao wo wapas ho gaya aur us airabi ne islam qubool kar liya. 51

51۔ اس حدیث میں ایک اعرابی نے نبوت کی دلیل مانگی تھی تو حضور نے کھجور کے درخت کے گچھے کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی گواہی کیلئے طلب فرمایا تو وہ درخت سے اُتر کر آپ کے پاس آگرا پھر آپ کے حکم پر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ معلوم ہوا کہ شجر بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے گواہ اور آپ کے حکم کے تابعدار تھے۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے کلمہ پڑھ لیا۔

(52) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر کیکر کا درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور رسالت کی گواہی دی

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اِلٰى اَهْلِيْ قَالَ هَلْ لَكَ فِيْ خَيْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا اَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ اِنِ اتَّبَعُوْنِيْ اٰتِيْكَ بِهِمْ وَاِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ

(المقدمة. باب ما اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ مِنْ اِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهٖ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ)

(سنن دارمی شریف۔ حدیث نمبر:16)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک سفر کے دوران ہم نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی آیا جب وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوا تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت کیا تم کہاں جا رہے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اپنے گھر جا رہا ہوں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت کیا، کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس نے جواب دیا: وہ کیا ہے؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ وہ دیہاتی بولا آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کیکر کا ایک درخت۔ پھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر موجود تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے تین مرتبہ گواہی مانگی اور اس نے تین مرتبہ اس کی گواہی دی جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی تھی۔ پھر وہ واپس اس جگہ پر چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔ وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولا۔ اگر ان لوگوں نے میری پیروی کی تو میں انہیں آپ کے پاس بلاؤں گا اور اگر نہیں کی تو میں واپس آ جاؤں گا اور میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

Hazrath ibn-e-Umar Rz bayan karte hain ek safar ke dauran hum Nabi-e-akram (s.w.s) ke sath the. isi dauran ek dehati aya jab wo Nabi-e-kareem (s.w.s) ke qareeb hua to nabi-e-akram (s.w.s) ne daryaft kiya tum kahan ja rahe ho. us ne jawab diya. apne ghar ja raha hoon. nabi-e-akram (s.w.s) ne daryaft kiya, kya tumhe bhalai me koi dilchaspi hai. us ne jawab diya: wo kya hai? Nabi-e-akram (s.w.s) ne farmaya: tum gawahi do ke Allah ke elawa koe aur mabood nahi hai. sirf wahi mabood hai. us ka koi shareek nahi hai aur Muhammed (s.w.s) uske qaas bande aur rasool hain. wo dehaati bola aap ki is baat ki gawahi kaun dega. Nabi-e-akram (s.w.s) ne irshad farmaya kikar ka ek daraqt. phir jab Nabi-e- akram (s.w.s) ne us daraqt ko bulaya woh daraqt wadi ke kinare par maujood tha. woh zameen ko chirta huwa aap ke paas aya aur aap ke samne khada ho gaya. Nabi-e-akram (s.w.s) ne is se (3) martaba gawahi mangi aur us ne (3) martaba gawahi di. jo Nabi-e-akram (s.w.s) ne irshad farmae the. phir wo wapas us jagah par chala gaya jahan woh maujood tha. woh dihati apni qaum me wapas jate huwe bola, agar in logon ne meri pairwi ki to mai inhe aap ke paas bulaunga aur agar nahi ki to wapas Aa jaounga aur aap ke saath rahounga. 52

52۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک سفر میں ایک اعرابی آئے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے آگے توحید و رسالت پیش کیا اُنہوں نے پوچھا کہ آپ کی رسالت پر کوئی گواہ ہوگا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ وہ کیکر کا درخت چنانچہ آپ کے حکم پر وہ درخت وادی کے کنارے سے زمین چیرتے ہوئے آیا اور تین مرتبہ آپ کی نبوت کی گواہی دی اور اپنے مقام پر چلا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام درخت حضور کی نبوت و رسالت پر گواہ ہیں اور وہ سب حضور کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

(53) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سرکش اونٹ کو اچھا کر دیا

حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَدَعَاهُ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ هَاتُوا خِطَامًا فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

(المقدمة. باب ما أكرم الله به نبيّه من إيمان الشّجر به والبهائم والجنّ)

(سنن دارمی شریف۔حدیث نمبر:18)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جارہے تھے۔یہاں تک کہ ہم بنونجار کے ایک باغ کے پاس آئے اس میں ایک اونٹ تھا۔باغ میں جوشخص بھی داخل ہوتا تھا۔وہ اونٹ اس پرحملہ کردیتا تھا۔لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تذکرہ کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے پاس آئے۔آپ نے اسے بلایا۔وہ اپنا منہ زمین پر رکھ کرآ گیا۔یہاں تک کہ آپ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نےارشادفرمایا۔اس کی لگام لاؤ۔پھراس نے لگام پہنائی اوراسے اس کے مالک کے سپردکردیا پھرآپ نے (ہماری طرف متوجہ ہوکرارشادفرمایا) سرکش جنات اور انسانوں کے علاوہ آسمان اورزمین میں موجود ہرچیز یہ بات جانتی ہے کہ میں اللہ کارسول ہوں۔

Hazrath Jabir bin Abdullah Rz bayan karte hain. Aek martaba hum Nabi-e-akram (s.w.s) ke sath ja rahe the. yahan tak ke hum banu najjar ke Aek baag ke paas aaye is me Aek oont tha. Baag me jo shaqs bhi daqil hota tha. woh oont us par hamla kar deta tha. logon ne nabi-e-akram (s.w.s) se tazkira kiya. nabi-e-akram (s.w.s) is ke paas aaye. aap ne use bulaya. wo apna muh zameen par rakh kar a gaya. yahan tak ke aap ke samne ghutnoun ke bal bait gaya. nabi-e-akram (s.w.s) ne irshaad farmaya. iski lagaam laao. phir aap ne lagam pehnai aur use us ke malik ke sapurd kar diya phir aap ne (hamari taraf mutawajje ho kar irshad farmaya) gunahgaar jinnath aur insanoun ke elawa aasman aur zamin me maujud har cheez ye baat janti hai ke mai Allah ka Rasool hoon. 53

53۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بنونجار کے ایک باغ میں سے گذرہوا۔آپ باغ میں تشریف لے گئے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس باغ میں ایک اونٹ ہے جولوگوں پرحملہ کردیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلایا تو وہ زمین پرمنہ رکھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا پھرآپ نے اسے لگام لگائی اوراس کے مالک کے حوالے کردیا وہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔اس موقع پرحضور نے فرمایا کہ سرکش جنات اورانسانوں کے علاوہ زمین وآسمان کی ہرمخلوق میری رسالت سے واقف ہے معلوم ہوا کہ وہ انسان جانوروں سے بھی گئے گذرے ہیں جوحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کے منکر ہیں۔

(54) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے بھیڑیوں کی حاجت روائی فرمائی

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ اَوْ جُهَیْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَاِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ اَقْعَيْنَ وُفُوْدُ الذِّئَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَاْمَنُوْنَ عَلٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَةَ قَالَ فَاٰذِنُوْهُنَّ قَالَ فَاٰذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ

المقدمة. باب مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ مِنْ اِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهٖ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

(سنن دارمی شریف۔حدیث نمبر:22)

حضرت رضی اللہ عنہما شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ مزینہ قبیلے یا جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے فجر کی نماز ادا کی۔ اس وقت وہاں سو بھیڑیے موجود تھے جنہوں نے اپنے نمائندوں کے طور پر کچھ بھیڑیوں کو بھیجا تھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا تم اپنے کھانے میں سے انہیں کچھ کھانے کو دے دیا کرو۔ تم ان کے حملے سے محفوظ رہو گے۔ ان بھیڑیوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کی خدمت میں اپنی ضرورت کی درخواست پیش کی تھی تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ان کی وہ ضرورت پوری کردی۔ راوی بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ان کی ضرورت پوری کردی تو وہ بھیڑیے آوازیں نکالتے ہوئے چلے گئے۔

Shimr bin Atiya bayan karte hain, Muzina qabeelay ya junbiya qabeelay se taluq rakhne wale ek sahabi bayan karte hain, Nabi-e-Akram (s.w.s) ne fajar ki namaz ada ki, us waqt wahan (100) bhediye maujood the jinho ne apne numainde ke taur par kuch bhediyon ko bhaija tha. Nabi-e-kareem (s.w.s) ne logon se irshad farmaya tum apne khane me se inhe kuch khane ko de diya karo. tum in ke hamle se mehfooz rahoge. in bhediyon ne Nabi-e-kareem (s.w.s) ki qidmat me apni zarurat ki darquast pesh ki thi to Nabi-e-Akram (s.w.s) ne in ki wo zarurat puri kardi. Raawi bayan karte hain jab nabi-e-akram (s.w.s) ne in ki zarurat puri kardi to woh bhediye awazien nikalte huwe chale gaye. 54

54۔ اس حدیث شریف میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم کے پاس بھیڑیوں نے اپنی فریاد پیش کی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم نے ان کی ضرورت پوری کردی۔ بھیڑیے بھی حضور کے فرماں بردار ہیں اور آپ سے مدد مانگتے ہیں۔

(55) حضور صَلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلّم نے سست اور اڑیل گھوڑے کو اچھا کر دیا

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَّكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(کتاب الفتن:. باب فِي الْمُعْجِزَات)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5651)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صَلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلّم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار اور اڑیل تھا۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا پایا ہے، اِس کے بعد اُس کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس روز کے بعد کوئی اُس سے سبقت نہیں لے جاسکا۔ (بخاری)

Hazrath Anas Rz se riwayat hai ke Aek dafa ahle Madina ko qatra mahsus huwa to nabi kareem (s.w.s) hazrath Abu Talha ke ghode par sawar huwe jo sust raftar aur adiyal tha. jab wapas laute to farmaya: ham ne to tumhare ghoode ko darya paya hai, is ke baad us ka muqabla nahi kiya jata tha. dosri riwayat me hai ke us roz ke bad koi us se sabqat nahi le ja saka. 55

55۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سُست رفتار اور اڑیل گھوڑا تھا۔لیکن جب حضور صَلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلّم نے اس پر سواری کی تو وہ ایسے سُبک رو ہوگیا تھا کہ اب اُسکا مقابلہ کوئی گھوڑا نہیں کرسکتا تھا یہ برکت تھی حضور اقدس کے سوار ہونیکی۔ اڑیل گھوڑا اب سب سے چنگا اور تیز گام ہو گیا تھا۔

(56) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم کے حکم پر دو درخت آ کر آپس میں مل گئے

اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ وَّكَانَ لَا يَاْتِى الْبَرَازَ حَتّٰى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرٰى فَنَزَلْنَا بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ لَيْسَ فِيْهَا شَجَرٌ وَّلَا عَلَمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِىْ اِدَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى لَا نُرٰى فَاِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا اَرْبَعُ اَذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُوْلُ لَكِ الْحَقِىْ بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى اَجْلِسَ خَلْفَكُمَا فَرَجَعَتْ اِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعَتَا اِلٰى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَنَا كَاَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَاَةٌ مَّعَهَا صَبِىٌّ لَّهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا يَاْخُذُهُ الشَّيْطٰنُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَتَنَاوَلَ الصَّبِىَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اخْسَاْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْاَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوْقُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ مِنِّىْ هَدِيَّتِىْ فَوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ اِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ خُذُوْا مِنْهَا وَاحِدًا وَّرُدُّوْا عَلَيْهَا الْاٰخَرَ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَاَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَاِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّاسُ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَاِذَا فِتْيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا هُوَ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا شَاْنُهُ قَالُوْا اسْتَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّكَانَتْ بِهٖ شُحَيْمَةٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْحَرَهُ فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا فَانْفَلَتَ مِنَّا قَالَ بِيْعُوْنِيْهِ قَالُوْا لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا لَا فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ اَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ قَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِشَىْءٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِشَىْءٍ وَّلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ النِّسَآءُ لِاَزْوَاجِهِنَّ

باب:. مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ مِنْ اِيْمَانِ الشَّجَرِ بِهٖ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

(سنن دارمی شریف۔المقدمۃ۔حدیث نمبر:17) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم کے ہمراہ جارہا تھا۔نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم جب بھی قضائے حاجت کے لیے جاتے تو اتنی دور چلے جاتے تھے کہ آپ کو دیکھا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ایک مرتبہ ہم نے ایسی زمین پر پڑاؤ کیا جو بے آب و گیاہ تھی وہاں کوئی درخت نہیں تھا اور نہ ہی ٹیلہ تھا۔نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم نے ارشاد فرمایا اپنے برتن میں کچھ پانی رکھو اور میرے ساتھ چلو۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ہم لوگ چل پڑے۔یہاں تک کہ لوگوں کی نظروں سے دور ہو گئے۔یہاں تک کہ ہم دو درختوں کے درمیان آئے جن کے درمیان چار زراع کا فاصلہ تھا۔نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم نے فرمایا اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اللہ کے رسول تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ تم اپنے اس ساتھی درخت کے ساتھ مل جاؤ تاکہ میں تم دونوں کی اوٹ میں بیٹھ سکوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو وہ درخت اس دوسرے درخت کے پاس آگیا۔نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم ان دونوں کی اوٹ میں چلے گئے۔

پھر وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ پھر ہم لوگ نبی اکرم صَلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ سوار ہو کر چل پڑے۔ نبی اکرم صَلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان ہی تھے۔

Hazrat Jabir Rz bayaan karte hain ek safar ke dauran mai nabi-e-kareem (s.w.s) ke hamrah ja raha tha nabi-e-kareem (s.w.s) jab bhi qaza-e-hajat (toilet) ke liye jate to mai itni dur chala jata tha ke aap ko dekha bhi nahi ja sakta tha. ek martaba ham ne aisi zameen par padaw kiya jo be aab o giaah thi wahan koi bhi daraqt nahi tha aur na hi teela tha. Nabi-e-kareem (s.w.s) ne irshaad farmaya apne bartan mai kuch pani rakho aur mere saath chalo Hazrat Jaber Rz bayaan karte hain ham log chal pade. yahaan tak ke logon ki nazron se dur ho gaye. yahan tak ke ham do daraqton ke darmiyan aaye jin ke darmiyan char ziraa ka faasla tha. Nabi-e-kareem (s.w.s) ne farmaya ae Jabir us daraqt ke paas jao aur us se kaho ke Allah ke rasool tumhe hukm de rahe hain ke tum apne us saathi ke saath mil jaao taa ki mai tum duno ki out (aad) mai baith sakun Hazrat Jabir Rz bayan karte hain mai ne aisa hi kiya to wo daraqt us dusre daraqt ke paas a gaya. Nabi-e-kareem (s.w.s) in duno ki out (aad) mai chale gaye. phir wo duno daraqt apni apni jagah wapas chale gaye. phir hum log Nabi-e-akram (s.w.s) ke hamrah sawar ho kar chal pade. Nabi-e-akram (s.w.s) hamare darmiyan hi the. 56

56۔ سنن دارمی کی یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور اکرم صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر دو درختوں کا فاصلہ سے چلتے ہوئے آنا اور آپس میں مل جانا بیان ہوا ہے اور حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے درختوں کو حکم دلوایا تھا جس پر وہ دونوں درخت آپس میں باہم مل گئے اور پھر جب واپس جانے کا حکم فرمایا تو وہ درخت اپنی اپنی جگہ پر واپس ہو گئے یہ ہے اختیار تاجدار کون و مکاں کہ ان کا فرمان دوسروں کی زبان سے خود ایسا اثر رکھتا ہے۔

(57) حضور صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر ہجرت کی شب حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے گھوڑے کو زمین نے پکڑ لیا

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

اشْتَرٰی اَبُوْ بَکْرٍ مِنْ اَبِیْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ زُهَیْرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ مِنْ رِوَایَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهٗ فِی الْاَرْضِ اِلٰی بَطْنِهٖ وَ وَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُکَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّخَلِّصَنِیْ مِمَّا اَنَا وَلَکَ عَلَیَّ لَاُعَمِّیَنَّ عَلٰی مَنْ وَّرَآئِیْ وَهٰذَا کِنَانَتِیْ فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَاِنَّکَ سَتَمُرُّ عَلٰی اِبِلِیْ وَ غِلْمَانِیْ بِمَکَانِ کَذَا وَ کَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَکَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْ اِبِلِکَ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ لَیْلًا فَتَنَازَعُوْا اَیُّهُمْ یَنْزِلُ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰی بَنِی النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُکْرِمُهُمْ بِذٰلِکَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُیُوْتِ وَ تَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

(کتاب التفسیر:. بَابٌ فِیْ حَدِیْثِ الْهِجْرَةِ)

(صحیح مسلم۔حدیث نمبر:۔7438)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب سراقہ رضی اللہ عنہ قریب ہوئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے خلاف دُعاء کی اُن کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا وہ گھوڑے سے کودا اور اُس نے کہا اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مجھے یقین ہے کہ یہ تمہارا کام ہے اب اللہ سے دُعا کرو کہ وہ مجھے اِس سے نجات دے دے اور میں یہ وعدہ کرتا ہوں جو بھی میرے بعد آپ کی تلاش میں آئیگا میں آپ کو اُس سے مخفی رکھوں گا یہ میرا ترکش ہے اِس میں سے آپ ایک تیر لے لیں کیونکہ عنقریب فلاں فلاں مقام پر آپ کا میرے اونٹوں اور غلاموں سے گزر ہوگا آپ اُن میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں۔رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا مجھے تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر ہم رات کے وقت مدینہ پہنچے لوگ اِس پر آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ کس کے پاس ٹھہریں گے۔رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا میں بنونجار کے پاس ٹھہروں گا جو حضرت عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں اپنے قیام سے اُن کی عزت افزائی کروں گا۔پھر تمام مرد اور عورتیں اپنے اپنے مکانوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور غلام راستوں میں نعرے لگا رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد رسول اللہ۔

Hazrath Bara bayan karte hain ke Hazrath Abu Bakr Rz ne mere walid se (13-dirham) me Aek kajawa qareeda Usman Bin Umar ki riwayat me hai ke jab suraqa qareeb huwa to Rasool Allah (s.w.s) ne us ke qilaaf dua e zar ki us ka ghoda zameen me dhans gaya wo ghode se kuda aur us ne kaha Ae Muhammed (s.w.s) mujhe yaqeen hai ke ye tumhara kam hai ab Allah se dua karo ke woh mujhe is se najaat de dey aur mai ye wada karta hoon jo bhi mere baad aap ki talash me Aaega mai aap ko us se maqfi rakhunga ye mera tarkash hai. is me se aap Aek teer le lein kunki anqareeb falan falan muqam par aap ka mere oonton aur gulamon se guzar hoga ap un me se apni zarurat ke mutabiq le lein. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya mujhe tumhare oonton ki zarurat nahi hai. Hazrath Abu Bakr Rz ne farmaya phir hum raat ke waqt madeena pahunche log is par aapas me jhagadne lage ke Rasool Allah (s.w.s) kis ke pas tahreinge. Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya mai banu najjar ke pas tahrunga jo abdul muttalib ke mamu hain mai apne qiyam se unki izzat afzai karunga. phir tamam mard aur aurtein apne apne makanon par chadh gaye aur ladke aur gulam raston me nare laga rahe the **Ya Muhammed Ya Rasool Allah Ya Muhammed Ya Rasool Allah.** 57

57۔ ہجرت کی رات حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کا (قبولیت اسلام سے قبل) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کے تعاقب میں نکلنا اور حضور علیہ السلام کا زمین کو حکم دینا کہ اے زمین اسے پکڑ کتابوں میں مذکور ہے حضور کے ارشاد پر زمین نے حضرت سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ سمیت پکڑ لیا پھر ان کے اعتذار پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر زمین نے چھوڑ دیا۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ کے قریب پہونچے تو راستہ میں لڑکے اور غلام آپ کے استقبال کیلئے ٹھہرے تھے اور انھوں نے یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے نعرے بلند کئے کہ فضاء ان نعروں سے گونج اُٹھی اور لوگ اپنے مکانوں کے بالائی حصوں پر چڑھ گئے۔ اسطرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نام اقدس کو یا نداء کیساتھ پکارا گیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے منع نہیں فرمایا۔

(58) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے نکالے ہوئے کو زمین نے قبول نہیں کیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ فِي رِوَایَةٍ طَوِیْلَةٍ مِنْهَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَ لَحِقَ

بِالْمُشْرِكِينَ، وَ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذَٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَٰذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

كتاب صفات المنافقين واحكامهم۔

(صحیح مسلم۔حصہ سوم۔حدیث نمبر:۔2145)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کیلئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا میں تم میں سب سے زیادہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو جاننے والا ہوں میں آپ کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ انہیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ اس زمین پر آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا"۔

Hazrath Anas Bin Malik Rz ek taweel riwayat me bayan karte hain ke ek aadmi jo huzoor nabi-e-akram (s.w.s) ke liye kitabat karta tha wo islam se murtad ho gaya. aur mushrikeen se ja kar mil gaya. aur kehne laga mai tum me sab se ziyada Muhammad ko janne wala hoon mai aap ke liye jo chahta tha likhta tha. so woh shaqs jab mar gaya to huzoor nabi akram (s.w.s) ne farmaya: **(ise zameen qubool nahi kare gi)** Hazrath Anas Rz farmate hain: ke inhe Abu Talha Rz ne farmaya, wo is zameen par aaye jahan woh mara tha. to dekha is ki laash qabar se bahar padi thi. pucha is ka kya haal hai? logon ne kaha: ham ne ise kai baar dafan kiya magar zameen ne ise qubool nahi kiya" 58

58۔ ایک شخص کاتب وحی تھا اور وہ مرتد ہو گیا تھا اور مشرکین سے جا ملا تھا۔ اس کی موت پر جب اس کو دفن کیا گیا تو زمین نے اس کی لاش قبول نہیں کی اور قبر اُسے اُگل دیتی تھی۔ کئی مرتبہ دفن کیا گیا مگر یہ ہر بار لاش قبر کے باہر آجاتی تھی۔ سچ ہے کہ جو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کا نکالا ہوا ہو تو اسے زمین بھی قبول نہیں کرتی۔

شعر
آسماں کے نہیں زمیں کے نہیں
اُن سے چھوٹے تو پھر کہیں کے نہیں

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ
رَجُلًا مِّنَ الْقُرَيْشِ دَخَلَ عَلَى أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ
قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ
جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ
تَكْرِيْمًا لَّكَ وَتَشْرِيْفًا لَّكَ خَاصَّةً لَّكَ يَسْئَلُكَ عَمَّا
هُوَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِيْ
يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَّأَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا
ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذَالِكَ فَرَدَّ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ
يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ
أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ
مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ إِسْمَاعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ
مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ
عَلَيْهِ فَسَأَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ
يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا
يَسْتَأْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ
فَأَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ
اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِيْ أَنْ أَقْبِضَ رُوْحَكَ
قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِيْ أَنْ أَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ
أَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذَالِكَ أُمِرْتُ
وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرَئِيلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ إِمْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِّنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَّدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

(كتاب الفتن: باب وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم)

(مشکوٰۃ شریف۔حدیث نمبر:۔5718)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی نے اُن کے والدِ محترم علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس آکر کہا کہ کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں! آپ نے کہا کیوں نہیں، ہمیں ابوالقاسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث سنایئے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی قدر و منزلت دکھانے اور یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے، حالانکہ وہ اسے آپ سے زیادہ جانتا ہے، فرماتا ہے کہ حال کیا ہے؟ فرمایا کہ اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں اور اے جبرئیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر دوسرے روز حاضرِ بارگاہ ہوکر یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ جو پہلے روز دیا تھا۔ پھر تیسرے روز حاضر بارگاہ ہوکر یہی عرض کیا جو پہلے روز کیا تھا اور آپ نے حسب سابق جواب دیا۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا جس کو اسمٰعیل کہا جاتا ہے اور وہ ایک لاکھ فرشتوں کا

سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اُس نے آپ سے اجازت مانگی اور اِس بارے میں پوچھا۔ پھر حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نہ اِنہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا، پھر عرض گزار ہوئے۔ یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے، اگر آپ اپنی رُوح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کرلوں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا کہ اے ملک الموت! تم ایسا کرو گے؟ عرض گزار ہوئے ہاں مجھے اِسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانوں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا۔ حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے۔ یا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا: کرو جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس اُنہوں نے رُوح مبارک قبض کرلی۔ جب رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کا وقت آیا تو کاشانۂ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی اے گھر والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فو ہونے والے کا خلیفہ ہے اور ہر گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُسی سے اُمید رکھو کیو مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر السلام ہیں۔

Jafar Bin Muhammed ne apne walid e majid se riwayat ki hai ke quraish ke Aek admi ne un ke walid e muhtaram Ali Bin Hussain ke pas agar kaha ke mai aap ko Rasool Allah (s.w.s) ki hadees na sunaoon! aap ne kaha kyun nahi, hame Abul Qasim ki hadees sunaiye. kaha jab Rasool Allah (s.w.s) beemar huwe to hazrath jibrael aap ki bargah me hazir ho kar arz guzar huwe ke Ya Muhammed! (s.w.s) ne mujhe aap ki baargah me aap ki qadar o manzilat dikhane aur ye puchne ke liye bheeja hai, halanke wo ise aap se ziyada janta hai, farmata hai ke haal kya hai? farmaya ke Aai jibrail! (as) mai apne aap ko magmoom pata hoon aur Aai jibrail! (as) me apne aap ko takleef me pata hoon. phir doosre roz hazir e baargah ho kar yahi arz kiya aur nabi kareem (s.w.s) ne wahi jawab diya. jo pehle rooz diya tha. phir teesre rooz hazir e baargah ho kar arz kiya jo pehle rooz kiya tha aap ne hasbe sabeq jawab diya. phir Aek aur farishta aaya jis ko Ismail kaha jata hai aur wo Aek laakh farishton ka sardar hai aur har faristha Aek laakh farishton ka sardar hai. Us ne aap se ijazat maangi aur is bare me poucha. phir hazrath Jibrail ne kaha ke ye malik ul maut hain aap se aane ki ijazat maang rahe hain. na unhon ne aap ko salam kiya, phir arz guzar huwe. Ya Muhammed!

mujhe Allah tala ne aap ki baargah me bheja hai, agar aap apni rooh qabz karne ka hukum farmaien to qabz kar loonga aur agar choudne ka hukum farmaien to choud doon ga farmaya ke Aai malik ul maut, tum Aaisa karo ge? arz guzar huwe haan mujhe isi baat ka hukum diya gaya hai aur hukum farmaya gaya hai ke aap ka hukum maanon. rawi ka bayan hai ke nabi e kareem (s.w.s) ne hazrath e Jibrail (as) ki taraf dekha. Hazrath Jibrail (as) arz guzar huwe. Ya Muhammed ! (s.w.s) Allah tala aap se mulaqat ka quahismand hai. nabi e kareem (s.w.s) ne malik ul maut se farmaya: karo jo tumhe hukum diya gaya hai. pus unho ne rooh e mubarak qabz kar li. Jab Rasool Allah (s.w.s) ne wafat pai aur taziyat ka waqt aya to kashana e aqdas ke Aek goshe se awaz suni gai. Aai ghar walo! tum par salam ho, Allah ki rahmat aur us ki barkatien. Allah ke liye har musibat me sabar karna hai aur har faut hune wale ka qalifa hai aur har guzar jane wali cheez ka badla hai. Pus Allah tala se door aur usi se umeed rakho kyunke musibat zada wo hai jo sawab se mahroom raha. Hazrath Ali Rz ne farmaya. Jante ho koun hai? Ye hazrath Qizar (as) hain. 59

59۔ حضور علیہ السلام کی علالت میں آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تین دن مسلسل آتے رہے اور اللہ کی طرف سے آپ کی کیفیت لیتے رہے پھر ایک دن حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر آئے اور آپ سے عرض کیا یارسول اللہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں انھوں نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت مانگی ہے نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت لیں گے آپ انھیں اجازت دیدیجئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے اجازت دیدی تب عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ اگر اجازت دیں تو روح مبارک قبض کروں ورنہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دوں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا خواہش مند ہے۔اس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے حضرت عزرائیل کو قبض روح پرنور کی اجازت دی۔ معلوم ہوا کہ سرکار کی حیات اور وفات دونوں آپ ہی کی مرضی سے ہیں۔

شعر ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گُم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا (علامہ اقبال)

اب اُن منکروں کو سوچنا چاہئے جو کون و مکاں کے مالک و مختار کو اپنی طرح سمجھتے ہیں اور اُن کے اختیارات کا انکار کرتے ہیں۔کیا کسی اور کے پاس فرشتے ایسے آداب کیساتھ آتے ہیں اور کیا موت کا فرشتہ کسی سے اجازت لیکر روح قبض کرتا ہے۔

شعر عقل کے اندھے چلے ہیں کرنے ان کی ہمسری
خود کلام پاک سے ظاہر ہے جس کی برتری

(60) حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم اپنی قبر شریف میں باحیات ہیں

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

(كتاب الصلوٰة: باب الْجُمُعَةِ)

(مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر:۔1286)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو، راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپکی وفات کے بعد بھی۔ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

Hazrath Abu Darda Rz riwayat karte hain ke Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya mujh par juma ke din durood kasrat se padho kyunke ye din mashoor hai is me farishte hazir hute hain aur tahqeeq koi mujh par durood nahi padhta magar wo mujhe pesh kiya jata hai yahan tak ke wo is se farig ho, rawi kahte hain mai ne sarkar se arz kiya ke aapke wafaat ke baad bhi hamare durood ko suneinge. to sarkar ne farmaya ke beshak Allah ne zameen par ambiya (a.s) ke jismon ko khana haram kar diya hai. pus Allah ke ambiya qabar me zinda hain aur in ko rizq diya jata hai. 60

60۔ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو اور جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ میری وفات کے بعد ہی کیوں نہ ہو، پھر حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ حیات بعد ممات کے منکرین ذرا ہوش کے ناخن لیں اور توبہ کریں کہ حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کے بیان کردہ عقیدہ کے خلاف انھوں نے عقیدہ گڑھ لیا ہے کیا یہ بدعت نہیں ہے؟

(61) حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ نے فرمایا کہ میں خود تمہارے درود شریف کو سنتا ہوں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

(کتاب الصلوٰة:. باب الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّم وَفَضْلِهَا)

(مشکوٰۃ شریف۔ حدیث نمبر:۔873)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود شریف پڑھا تو میں اُس کو خود سنتا ہوں اور جو درود شریف دور دراز سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

Hazrath Abu Huraira Rz riwayat karte hain ke Rasool Allah (s.w.s) ne farmaya jis ne meri qabr ke nazdeek mujh par durood shareef padha to mai us ko qud sunta hoon aur jo durood shareef daraaz jaghe se padhta hai to woh mujhe pahunchaya jata hai. 61

61۔ اوپر بیان کردہ حدیث سے یہ ثابت ھیکہ جو حضور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمْ کے قرب میں درود پڑھتا ہے اُس کو آپ خود سماعت فرماتے ہیں اور دور دراز کے درود پہنچائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس بناء پر یہ کہنا غلط نہیں کہ آقا بغیر کسی فرشتہ کے درود سنتے ہیں اور سننا دیکھنا زندگی کی دلیل ہے۔

(62) درود پڑھنے والے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت واجب ہوگئی

وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

(کتاب الصلوٰۃ: باب الصَّلوٰۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وَفَضْلِهَا)

(مشکوٰۃ شریف۔ حصہ اوّل۔ حدیث نمبر:۔875)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھ کر یہ کہا خداوندا انھیں قیامت میں اپنا قرب حاصل فرما اس درود پڑھنے والے کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

Hazrath Rawafi rz riwayat karte hai tahqeeq Rasool (SWAS) par darood padh kar ye kaha khudawanda inhe qayamat me apna qurb hasil atta farma is darood padh ne wale ke liye meri shafaet wajib ho gayi. 62

62۔ اس حدیث میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو درود پڑھے اور معروضہ کرے کہ اے اللہ آپ کو قیامت کے دن قرب خاص عطا فرما تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے درود پڑھنے والے کیلئے شفاعت کی ذمہ داری لی ہے۔ اے کاش ہم غلاموں کو یہ سعادت نصیب ہو۔

(63) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں تمہیں ویسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں اور میں نے جنت اور دوزخ بھی دیکھی ہے

٩٦٠- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَنَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا

بِوَجْهِهٖ قَالَ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

كتاب الصلوٰة: باب تَحْرِيْمِ سَبْقِ الْاِمَامِ بِرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ وَنَحْوِهِمَا

(صحیح مسلم۔حدیث نمبر:960)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع، سجود، قیام اور نماز کے اختتام میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو، بلا ریب وشک میں تمہیں سامنے اور پس پشت سے (یکساں) دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے: اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

Hazrath Anas Rz bayan karte hain ke ek din Rasool Allah (s.w.s) ne hame namaz padhai, namaz se faarig hone ke baad hamari taraf mutawajje huwe aur farmaya Ae logo! mai tumhara imaam hoon, tum ruku, sujood, qiyam aur namaz ke iqtetam me mujh par sabqat na kiya karo, bila shak o shuba mai tumhe samne aur pusht se (yaksan) dekhta hoon. phir farmaya: qasam us zaat ki jis ke qabze me Muhammed (s.w.s) ki jaan hai: agar tum in haqaiq ko dekh lo jin ko mai dekhta hoon to tum hanso kam aur ruou ziyada. sahaba ne arz kiya ya Rasool Allah! aap ne kya dekha? farmaya mai ne jannath aur dozaq ko dekha hai. 63

63۔ مسلم شریف کی یہ حدیث سے حضور کی نگاہ نبوت کا یہ کمال بھی ظاہر ہوا کہ آپ جس طرح سامنے مشاہدہ فرماتے تھے اس طرح پس پشت بھی دیکھتے تھے۔ اور صحابہ کے استفسار پر یہ بھی فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ دیکھا ہے۔ یعنی میری نظر سے جنت اور دوزخ بھی پوشیدہ نہیں۔

Mohammed Ayyub Shad

JAWAHAR
HIGH SCHOOL & JUNIOR COLLEGE

17-3-118/23, Shad Manzil, Yakutpura Colony,
Hyderabad-500 023
Email : ayyub_shad@gmail.com
Website : www.jawaharhighschool.com

Ph : 040-6528 7335
040-6558 7335

Mob.: 9246 54 7335
9391 04 8559

مہر آرگنائزیشن کا اجمالی تعارف

نیکی اور بھلائی کے وہ کام جو لوگوں کو کسی وجہ سے نہیں معلوم ہو سکے

نیکی اور بھلائی کے وہ کام جو دیگر تنظیمیں نہیں کرتیں

پچھلے کئی سال سے میلاد کے موقع پر مریضوں میں میوہ جات کی تقسیم

خون کا عطیہ کیمپ کا انعقاد

۳۱رڈسمبر کی شب محفل نعت کا انعقاد

یوم عشرہ مبشرہ و یوم ازواج مطہرات کا انعقاد

یتیم بچوں کی کفالت اور ان کی تعلیم اور تربیت کا نظم

میلاد جلوس کی تحریک کی فائیل مولانا مرتضٰی پاشاہ کو سب سے پہلے پیش کرنے کا اعزاز

قادیانیوں کو وقف بورڈ سے نکالنے کی تحریک

قادیانیوں کے صد سالہ جشن کے خلاف فائیل وقف بورڈ میں سب سے پہلے پیش کرنے کا اعزاز

ذاکر نائک نے جب واقعہ کربلا کو پولیٹیکل وار کہا تو اس کے خلاف کیس بک کرنے کا اعزاز

ہر سال پندرہ اگسٹ کو ایک ہزار فٹ طویل قومی پرچم آویزاں کرنے کا اعزاز

یہ اور اس طرح کے بہت سے امدادی اور فلاحی کام الحمدللہ انجام دیے جا رہے ہیں

SECRET OF CONTENTED LIFE مطمئن زندگی کا راز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو، کیونکہ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے۔

Prophet Muhammad (SAW) said that look at the one who is at a lower level than you, and do not look at the one who is above you, for that may keep you from scoring the blessing of Allah. (صحیح مسلم 2963)

Syed Abdul Nabi / Shaheda Begum
Syed Mannan Soofi /
Mohammed Gesudaras / Malan Bee
Khaja Miyan / Ayesha Begum
Abdul Qayyum / Mohammed Taher
Md. Maqbool / Naseem Begum
Meharunnisa Begum / Akhter Begum
Putli Begum / Aqeela Begum
& Momineen Wo Mominath

ALLAH SWT IN SAB KI MAGFIRATH FARMAYE AUR IN KE DARJAAT BULAND FARMAYE AMEEN.....